باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

25/جمادی الاخری 1444ھ | مطابق 18/جنوری 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۱۳) | صفحات:(۸)

بھاگوت جس ہندونظریہ کی بات کررہے ہیں وہ آرایس ایس کا مذہب ہوسکتا ہے

اس ملک کے ہندومذہب کانظریہ اس سے مختلف ہے،سنگھ کے ساتھ ہماری نظریاتی لڑائی ہے: راہل گاندھی

پنجاب: 17/جنوری (عصرحاضرنیوز) موہن بھاگوت کے حالیہ بیان پر راہل گاندھی نے آج پنجاب کے ہوشیار پور میں کرارا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جن ہندوؤں کی اور ہندو مذہب کی سنگھ سربراہ موہن بھاگوت بات کر رہے ہیں وہ اس ملک کے ہندو مذہب کا نظریہ نہیں ہے، وہ آرایس ایس کا مذہب ہوسکتا ہے۔یہ بات کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے ہوشیار پور میں پریس کانفرنس کے دوران ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہی۔انہوں نے کہا کہ بھارت جوڑو یاترا کے دوران انہوں نے بھاگوت والے ہندو مذہب کو کہیں نہیں دیکھا۔انہوں نے اس تعلق سے بھگوان رام کی ہمدردی کا بھی ذکرکیا۔ان سے سوال کیا گیا تھا کہ حال ہی میں موہن بھاگوت نے بیان دیا ہے کہ ُہندوؤں کا جارح ہونا قدرتی بات ہے



کہا کہ چھوٹے کاروبار اگر صحیح چلیں گے اور کسانوں کے مسائل حل ہوں گے تو اس سے بے روزگاری کا مسئلہ حل ہوگا اور اس کے حل ہونے کے ساتھ نشہ سمیت کئی مسائل حل ہوں گے۔راہل گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بی جے پی کا ایک نفرت کا نظریہ ہے اب اس بھارت جوڑو یاترا نے دوسرا نظریہ پیش کیا ہے اس لئے اب ملک کے سامنے دونظریات ہیں اور لوگوں نے بھارت جوڑو یاترا سے پیدا ہونے والے نظریہ کو قبول کرلیا ہے۔راہل گاندھی نے ایک مرتبہ پھر دہرایا کہ ذرائع ابلاغ مرکزی مدوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے لئے وہ شاہ رخ خان، سچن تیندولکر اور ایشوریہ رائے کی خبروں کو دکھاتے ہیں اور مرکزی مدے بے روزگاری اور کسانوں کے مسائل سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔اس بات کو

اور مسلمانوں کو اپنی بالادستی والی ذہنیت ترک کرنی ہوگی۔بی جے پی کے رہنما اور اپنے چچازاد بھائی ورن گاندھی کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ وہ ان سے مل سکتے ہیں اور ان کے ساتھ گلے لگ سکتے ہیں،لیکن انہوں نے سنگھ کے نظریہ کو اپنایا ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ نہیں جاسکتے۔انہوں نے کہا ُمیری سنگھ کے ساتھ ایک نظریاتی لڑائی ہے اور میں اپنا گلا کٹا سکتا ہوں لیکن سنگھ کے دفتر نہیں جاؤں گا۔ُصحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں امیر اور غریب کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کے ایک فیصد لوگوں کے پاس ملک کی 40 فیصد دولت ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک میں 21 لوگوں کے پاس اتنا پیسہ ہے جتنا 70 کروڑ لوگوں کے پاس ہے۔انہوں نے کہا ملک میں 21 امیروں کی جگہ کئی ہزار امیر ہونے چاہئے تاکہ زیادہ لوگوں کے پاس پیسہ ہو۔کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پنجاب نہیں پورے ملک کا مسئلہ بڑھتی بے روزگاری ہے۔انہوں نے

سمجھانے کے لئے انہوں نے جیب کترے کی مثال بھی دی، جس میں انہوں نے کہا کہ جیب کترا اکیلا نہیں آتا بلکہ ان کے ساتھ تین چار لوگ آتے ہیں اور ایک توجہ ہٹاتا ہے اور دوسرا جیب صاف کر دیتا ہے۔انہوں نے کہا ٹھیک اسی طرح ذرائع ابلاغ کام کر رہا ہے۔ 84 کے فسادات پر پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جو پارلیمنٹ میں سابق وزیراعظم منموہن سنگھ اور کانگریس کی سابق سربراہ سونیا گاندھی نے افسوس کا اظہار کیا ہے وہ اس کے ساتھ ہیں اور یہ بات وہ پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔انہوں نے عام آدمی پارٹی کی موجودہ حکومت کے بارے میں کہا کہ ان کے پاس ایک موقع تھا لیکن پنجاب کے عوام ان سے خوش نہیں ہیں اور اب کانگریس کے لئے اچھا ماحول ہے۔انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی کہا کہ بی جے پی یہ تو نہیں کہے گی کہ وہ سب جگہ ہار رہے ہیں لیکن بھارت جوڑو یاترا کے دوران مجھے احساس ہوا ہے کہ عوام میں ان کے خلاف کافی ناراضگی ہے۔

مبینہ تبدیلی مذہب معاملہ میں 14 افراد کے خلاف کیس درج

پونے: 17/جنوری (ذرائع) پمپری چنچواڈ پولیس نے ایک نابالغ لڑکے سمیت 14 افراد کے خلاف لوگوں کو عیسائی بنانے کی کوشش میں مبینہ طور پر مالی مدد کے ذریعہ دو مذہبی فرقوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا کیس درج کرلیا ہے۔یہ کیس اتوار کی رات کھیڈ تعلقہ کے مرکل کے رہائشی پرساد سالونکے (25) کی شکایت کے بعد النڈ پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا۔ملزمین کی شناخت پردیپ واگھمارے، پرشانت واگھمارے ساکنان چارہولی، رونق شنڈے، اشوک پنڈھارے، تیجس چاندنے، مکیش وشواکرشما، لکشمن نائیڈو، ایم وی، جے یون، ایشال سالوے، تین خواتین اور ایک 17 لڑکے کی حیثیت سے کی گئی۔ایف آئی آر کے مطابق ملزمین اتوار کو شکایت کنندہ کے گاؤں گئے تھے اور لوگوں سے پوچھا کہ کیا انہوں نے بائبل پڑھی ہے۔ملزمین نے مبینہ طور پر لوگوں کو کاروبار چلانے کے لیے رقم کی پیشکش کرکے چرچ آنے کی دعوت کی۔ایک پولیس عہدیدار نے کہا کہ الزامات ہیں کہ ملزمین مذہب کی تبلیغ کے لیے آئے تھے۔تاحال کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تاہم تحقیقات کے لیے ملزمین کو نوٹس دی گئی۔اس ماہ کے اوائل میں بھی اسی النڈی پولیس اسٹیشن میں تین افراد کے خلاف بھی دو گروپس کے درمیان مبینہ نفرت کو فروغ دینے کا کیس درج کیا گیا تھا۔ان پر الزام تھا کہ انہوں نے النڈی علاقہ میں سلم آبادی کو اپنے گھروں سے دیگر بھگوانوں کی مورتیاں نکال کر ”یشو“ (یسوع مسیح) کی عبادت کرنے کو کہا تھا۔

حج کمیٹی کی تشکیل کی سماعت 19 جنوری کو: نوشاد اعظمی

نئی دہلی 17 جنوری (پریس نوٹ) حج کے معاملات کے سلسلے میں عدالت عظمیٰ میں اکتوبر 2021 سے ایک مفاد عامہ کی عرضی حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر حافظ نوشاد احمد اعظمی کی طرف سے داخل کی گئی تھی جس کی 9 مرتبہ سماعت بھی ہو چکی ہے۔اب اس مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت 19 جنوری کو ہوگی۔چیف جسٹس کی صدارت میں چار رکنی بینچ 19 جنوری کو سماعت کرے گی۔ملک کے عازمین حج کی اس سماعت پر نظر ہے کہ عازمین حج کی بہتری میں کچھ سخت ہدایات حکومت کو جاری ہوسکتی ہے۔اسٹیٹ حج کمیٹی اور مرکزی حج کمیٹی کی تشکیل حج ایکٹ 2002 کے تحت کرنے کا مطالبہ کرنے والی اس عرضی پر سماعت کے بعد مہاراشٹر کو چھوڑ کر صوبائی حج کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہوگئی ہے آج تک کی اطلاع کے مطابق مہاراشٹر میں 6 رکنی کمیٹی کا نوٹیفکشن جاری کیا جاچکا ہے۔مسٹر نوشاد اعظمی نے کہا کہ ظاہر ہے کہ مرکزی حج کمیٹی کی تشکیل نہ ہونے کی وجہ سے حج 2023 کا کام پوری طرح متاثر ہو رہا ہے اور نومبر کے پہلے ہفتے میں روایت کے مطابق حج کا فارم آجانا چاہیے تھا لیکن آج تک ابھی حج فارم نہیں آسکا ہے جس سے ملک کے عازمین حج اور مسلمانوں میں بے چینی ہونا لازمی ہے وزارت اقلیتی امور میں 2016 سے وزارت خارجہ سے ہٹا کے کر دیا گیا ہے۔عرضی گزار حافظ نوشاد احمد اعظمی نے کہا کہ عدالت عظمیٰ کے ذریعہ ہی اب تک اس سلسلے میں ہمیں کامیابی نصیب ہوئی ہے اور آگے بھی اس سلسلے میں ہمیں عدالت عظمیٰ سے عازمین حج کے مفاد میں انصاف کی قوی امید ہے انھوں نے ملک کی عوام اور ائمہ مساجد سے اس مقدمہ میں عازمین کے حق میں مناسب فیصلہ ہونے کے لیے دعا کی خصوصی طور سے اپیل کی ہے۔

تاج محل کے پانچ سو میٹر کے دائرے سے نہیں ہٹائی جائیں گی دکانیں، تاجروں کو سپریم کورٹ سے راحت

دہلی: 17/جنوری (عصرحاضر) سپریم کورٹ نے آگرہ کے تاریخی تاج محل کے علاقہ ٹریپوزیم زون کے اندر واقع 500 دکانوں کو ہٹانے کے آگرہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے حکم پر روک کو برقرار رکھنے کا فیصلہ سنایا ہے۔معاملہ کی سماعت کر رہے جسٹس سنجے کشن کول نے یوپی حکومت سے کہا کہ اگر آپ ان کی بحالی نہیں کر سکتے تو کیوں نہ انہیں وہیں رہنے دیا جائے۔یوپی حکومت نے کہا کہ کمیٹی فی الحال اس معاملے میں باز آبادکاری پر غور کر رہی ہے۔سپریم کورٹ نے این آئی آر آئی سے کہا کہ وہ تین ماہ میں بحالی سے متعلق رپورٹ پیش کرے۔اس وقت تاج ٹریپیزیم زون کے اندر واقع 500 دکانوں کو ابھی ہٹایا نہیں جائے گا۔سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق تاج محل کی دیوار سے 500 میٹر کے دائرے میں تمام کاروباری سرگرمیاں روکنے کے معاملے میں سپریم کورٹ نے تاجروں کو جو ریلیف دی ہے وہ برقرار رہے گا۔سپریم کورٹ میں جسٹس سنجے کشن کول کی سربراہی والی بینچ نے فی الحال ان دکانوں کو وہاں سے ہٹانے پر پابندی کے اپنے حکم کو برقرار رکھا ہے۔آگرہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے تاج محل کے مغربی دروازے کے قریب تاج گنج مارکیٹ کے 500 میٹر کے اندر ہر تعمیر کو ہٹانے کا حکم دیا تھا۔اتھارٹی نے تمام تاجروں کو نوٹس بھی دیئے تھے۔نوٹس میں لکھا گیا کہ لال باغ کے علاقے میں موجود دکانوں کو جلد از جلد ہٹایا جائے بصورت دیگر اتھارٹی کا بلڈوزر نہ صرف مکان، دکان یا تعمیرات کو گرائے گا بلکہ اس کے اخراجات بھی مالک مکان سے وصول کیے جائیں گے۔اس کے بعد سے تاجروں میں سنسنی پھیل گئی تھی۔

آسام میں مدارس کا سروے: 100 سے زائد دینی مدارس کو بڑے مدارس میں ضم کرنا مقصد

گوہاٹی،17 جنوری (ذرائع) آسام حکومت نے ریاست میں چلنے والے چھوٹے مدارس کو بڑے مدارس کے ساتھ ضم کرنے کے مقصد سے سروے کا کام شروع کر دیا ہے۔پولیس ڈائریکٹر جنرل بھاسکر جیوتی مہانتا نے کہا کہ خطرات کو کم کرنے کے لیے چھوٹے مدارس، جو مبینہ طور پر بنیاد پرستی کے لیے استعمال ہو رہے ہیں، کو بڑے مدارس میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔مسٹر مہنت نے کہا کہ تین کلو میٹر کے دائرے میں صرف ایک مدرسہ ہوگا اور 50 یا اس سے کم طلبہ والے مدارس کو قریبی بڑے مدارس کے ساتھ ضم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ریاست میں ایسے تمام مدارس کا ڈیٹا بیس تیار کرنے کے لیے سروے کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ آسام میں مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے اور ریاست بنیاد پرستوں کا فطری ہدف رہی ہے اور اس طرح کی سرگرمیاں عام طور پر چھوٹے مدارس میں کی جاتی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ریاستی پولیس نے دہشت گرد تنظیموں انصاراللہ ٹیم (اے بی ٹی) اور القاعدہ برصغیر ہند میں (اے کیو آئی ایس) کے نو ماڈیولز کا پردہ فاش کیا ہے اور گزشتہ سال 53 مشتبہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں ان تنظیموں پر پابندی لگنے اور ان کے کچھ سرکردہ رہنماؤں کو پڑوسی ملک کی عدالت کی طرف سے پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد انہوں نے اتر پردیش میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے اور اس کا مقصد نوجوانوں کو بنیاد پرست بنا کر انہیں اپنے جال میں پھنسانا ہے۔مسٹر مہنت نے کہا کہ مسلم رہنماؤں نے ان سرگرمیوں کو روکنے کے لیے حکام سے رابطہ کیا تھا اور اس کمیونٹی کے 68 رہنماؤں کے ساتھ میٹنگ میں مدارس میں تعلیمی اصلاحات لانے پر اتفاق کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ عربی پڑھانے کے علاوہ نظر ثانی شدہ نصاب میں مہارت کی نشوونما پر خصوصی زور دیا جائے گا اور جدید تعلیمی رجحانات کو اپنایا جائے گا۔ریاست میں اسلامی علوم کے چار اسٹریمز نافذ ہیں اور ایک بورڈ تشکیل دیا جائے گا جس میں ہر اسٹریم کے ممبران ہوں گے۔

باخبر، پُراثر، نقیب فکرونظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

اسرائیل کی نئی حکومت: طاقت اور تنازعات کے ماحول میں تبدیلی

الجزیرہ سینٹر فار اسٹڈیز نے اسرائیلی امور کے ماہر ڈاکٹر صالح النعامی کا ایک مطالعہ جاری کیا ہے جس کا عنوان" اسرائیل کی نئی حکومت: طاقت اور تنازعات کے ماحول میں تبدیلی" ۔ رکھا گیا ہے ۔اس تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنجمن نیتن یاہو کی قیادت میں نئی اسرائیلی حکومت کی بقا کا انحصار اسرائیل میں مذہب اور ریاست میں مذہبی انتہا پسند دائیں بازو کی قوتوں کی شرکت پر ہے ۔بنجمن نیتن یاہو کی نئی حکومت کے قیام کا اعلان ان اہم ترین سیاسی پیش رفتوں میں سے ایک ہے جو اسرائیل کے 1948ء میں اعلان کے بعد سے دیکھی جارہی ہے ۔اسرائیل ایک طرف ایسی پالیسیوں کو اپنانے کا رجحان رکھتا ہے جو فلسطینیوں کے ساتھ تنازعہ کے ماحول میں بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنیں اور دوسری طرف یہ اسرائیل میں مذہب اور ریاست کے درمیان تعلقات کی نوعیت کو ختم کرتا ہے ۔نئی حکومت میں لیکوڈ پارٹی کے علاوہ مذہبی تحریکیں بھی شامل ہیں ج جو" حریدی تحریک" سے تعلق رکھتی ہیں ۔حریدی تحریک ریاست کے ساتھ مذہب کے تعلق سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں اپنی" فقہی" شدت کے لیے جانی جاتی ہے ۔حردلی تحریک کٹر فقہی، عسکریت پسندی اور قوم پرست انتہا پسندی کی زندہ علامت ہے ۔مؤخر الذکر انتہا پسند قوم پرست مذہبی نظریات پر مبنی ہے جو فیصلہ کن طور پر زمین کو کنٹرول کر کے فلسطینی عوام کے ساتھ تنازعہ کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے ۔نئی اسرائیلی حکومت میں حریدی تحریک کی نمائندگی وزیر داخلہ اور صحت ربی آریہ درعی کی سربراہی میں چلنے والی" شاس" تحریک اور ہاؤسنگ کے وزیر ربی یتزاک گولڈکناف کی قیادت میں" متحدہ تورات یہودیت" کرتی ہے ۔حریدی تحریکوں میں" یہودی پاور پارٹی" جس کی قیادت داخلی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر کر رہے ہیں اور مذہبی صیہونیت جس کی قیادت وزیر خزانہ بزلئیل سموٹرچ کر رہے ہیں لیکوڈ کی سربراہی میں قائم اتحادی حکومت میں شامل ہیں ۔اسرائیل کی تاریخ میں پہلی حکومت ہے جس نے" حردلی" مذہبی تحریک کو زبردست اور فیصلہ کن اثر ورسوخ دیا۔ یہ مقالہ ان وجوہات کی نشاندہی کرتا ہے جنہوں نے نیتن یاہو کو اپنی نئی حکومت کی تشکیل میں دائیں بازو کی مذہبی قوتوں پر انحصار کرنے پر مجبور کیا۔اس رپورٹ میں ان اہم عوامل کا جائزہ لیا گیا ہے جو اسرائیلی حکومت کے فلسطینی عوام کے ساتھ تنازعات کے انتظام کے طریقے کو متاثر کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ علاقائی چیلنجوں پر بھی بات کی جائے گی ۔ یہ مقالہ فلسطین اور اسرائیل کے علاقائی اور بین الاقوامی تعلقات پر نئی حکومت کی پالیسیوں کے اثرات کے ساتھ ساتھ اس حکومت کی ہدایات کے نتیجے میں اسرائیلی معاشرے کی ہم آہنگی پر متوقع اثرات کی توقع کرتا ہے ۔مذہبی عناصر کے ساتھ نیتن یاہو کے اتحاد کا جواز حالیہ انتخابات میں مذہبی صہیونی قوتوں نے اسرائیل کی تاریخ میں بے مثال کامیابیاں ریکارڈ کیں ۔مذہبی عناصر نے 32 نشستیں حاصل کیں جو کہ کنیسٹ نشستوں کے ایک چوتھائی سے زیادہ ہیں ۔اسرائیل میں گذشتہ مرتبہ ہونے والے انتخابات میں مذہبی جماعتوں نے 22 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی ۔" مذہبی صیہونیت پارٹی" کو پچھلے الیکشن کی نسبت حالیہ الیکشن میں دوگنا سیٹیں ملیں جس کے بعد اس کے کامیاب ہونے والے ارکان کی تعداد 14 ہوگئی ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ" یہودی انتہا پسندوں کی" نمائندہ جماعتوں کا فلسطینی عوام کے ساتھ تنازع کے حوالے سے موقف انتہائی سخت ہے ۔حردلی تحریک کی قوتوں میں انہیں کٹر اور انتہا پسند سمجھا جاتا ۔انہوں نے حالیہ الیکشن میں سات گنا زیادہ نشستیں حاصل کی ہیں ۔دوسری طرف لیکود پارٹی نے کنیسٹ میں اپنی نمائندگی تقریباً برقرار رکھی اور 32 نشستیں جیت کر سخت گیر قوتوں کے ساتھ مل کر حکومت بنانے کی پوزیشن حاصل کر لی ۔کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی عناصر پارلیمانی اکثریت کا نصف ہیں جن پر نئی حکومت قائم ہے ۔حالیہ انتخابات کے نتائج اسرائیلی معاشرے میں خاص طور پر آبادیاتی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں کی عکاسی کرتے ہیں ۔الٹرا آرتھوڈوکس کے درمیان قدرتی تولید کی شرح سیکولر سے تین گنا ہے، حریدی خواتین کی اوسط شرح پیدائش سات ہے ۔ایک اندازے کے مطابق حریم ہر 16 سال میں اپنی تعداد کو دوگنا کرتے ہیں جبکہ باقی گروپ ہر 37 سال بعد اپنے آبادی کے وزن کو دوگنا کرتے ہیں ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آنے والے انتخابی راؤنڈز میں مذہبی قوتوں کی نمائندگی کو مضبوط بنانے کے لیے الٹرا آرتھوڈوکس تحریک کا تعاون بڑھے گا۔سماجی گروپوں کے ووٹنگ پیٹرن اسرائیلی نوجوانوں کے رویوں میں زیادہ" قوم پرست" انتہا پسندی کی موجودگی کی نشاندہی کرتے ہیں، کیونکہ" یہودی پاور پارٹی" کی طرف سے حاصل کردہ عظیم کامیابی فوجیوں کے لازمی سروس میں ووٹ دینے کے نتیجے میں سامنے آئی ۔تقریباً 30 فی صد فوجیوں نے تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔اسرائیلی اسکولوں میں تعلیمی عمل کے نتائج اور مذہبی مواد اور اقدار کی برتری نے یہودی نوجوانوں میں" انتہا پسندانہ خیالات" کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کیا۔جس نے مذہبی قوتوں کی بڑھتی ہوئی حمایت میں اہم کردار ادا کیا۔نیتن یاہو مذہبی انتہا پسند دائیں بازو کی قوتوں کے ساتھ اتحاد پر انحصار کرتے ہوئے اپنی نئی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئے، وہ جس لیکود پارٹی کی قیادت کرتے ہیں اس میں اور دوسری دائیں بازو کی جماعتوں کے درمیان کوئی نظریاتی اختلاف نہیں ہے جنہوں نے پچھلی حکومت بنائی تھی اور نفتالی بینیٹ اور یائر لیپڈ کی سربراہی میں ۔فوج داری کیسز اور بدعنوانی کے مقدمات جن میں نیتن یاہو پر مقدمہ چلایا جارہا ہے اس نے انہیں مذہبی انتہا پسندوں کی طاقتوں کے ساتھ اتحاد کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔نیتن یاہو کی کوشش ہے کہ کنیسٹ ایک ایسا قانون بنائے جو وزیر اعظم وزراء اور ارکان کو استغاثہ سے استثنیٰ دے ۔ یہ استثنیٰ اس وقت تک ملنا چاہیے جب تک وہ اپنے سرکاری عہدوں پر براجمان ہیں ۔اس نے اس قانون کو" فرانسیسی قانون" قرار دیا جاتا ہے ۔تاہم فرانسیسی قانون کی منظوری سے قبل نیتن یاہو ایک اور قانون پاس کرنے کے لیے کوشاں ہیں جو سپریم کورٹ کو کنیسیٹ کے نافذ کردہ قوانین پر نظر ثانی کرنے کے اختیار سے محروم کر دے گا۔اس دوسرے قانون کا مقصد یہ ہے کہ سپریم کورٹ فرانسیسی قانون کی غیر آئینی حیثیت پر اعتراض نہ کرے ۔اس قانون کو" تغلب" قانون کہا گیا ہے ۔واضح الفاظ میں یہ قانون سپریم کورٹ کو اس اختیار سے محروم کر دیتا ہے کہ وہ کنیسٹ کے نافذ کردہ قوانین یا حکومت کے فیصلوں پر اعتراض کر سکے ۔لیکوڈ اور دائیں بازو کی مذہبی قوتوں کو چھوڑ کر باقی تمام اسرائیلی جماعتیں ان قوانین کے نفاذ کی مخالفت کرتی ہیں اور انہیں" اسرائیلی جمہوریت کو ختم کرنے کا نسخہ" اور بدعنوانی کو جائز قرار دیتی ہیں ۔اسرائیلی حکومت میں شامل جماعتوں کے مذہبی نظریات ایک دوسرے سے متفق ہیں ۔حکومت میں شامل جماعتیں غرب اردن کو یہودیانے اور القدس کو یہودیت میں تبدیل کرنے کے لیے ایک صفحے پر ہیں ۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت میں شامل گروپ غرب اردن میں اسرائیلی حکومت اور فوج کی اجازت کے بغیر تعمیر کی گئی یہودی کالونیوں کو آئینی شکل دینے کے لیے کوشاں ہیں ۔ یہ گروپ فلسطینی مملکت کے قیام اور فلسطینیوں کو اپنے وطن کی سرزمین پر خودمختاری دینے کے خلاف ہیں ۔ان کے نزدیک فلسطینیوں کے ساتھ امن عمل کی بھی کوئی اہمیت نہیں ۔اسرائیل کے حکمران اتحاد میں شامل بعض جماعتیں مسئلہ فلسطین کی مخالفت میں انتہا پسندانہ موقف رکھتی ہیں ۔اسرائیل کی مذہبی تحریک کا مطالبہ ہے کہ غرب اردن کے 60 فی صد رقبے پر مشتمل سیکٹر ُسی ُ کو اسرائیل میں ضم کیا جائے اور اس میں بسنے والے فلسطینیوں کو ان کے تمام شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے ۔اسرائیل کی انتہا پسند مذہبی تحریک کو حکمران اتحاد کے سب سے زیادہ کٹر انتہا پسند کے طور پر جانا جاتا ہے ۔اس انتہا پسند تحریک کے نزدیک فلسطینیوں کی ارض فلسطین میں بسنے کی کوئی گنجائش نہیں ۔اس کے منشور اور بنیادی مطالبات میں غرب اردن، بیت المقدس اور سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں میں بسنے والے تمام فلسطینی عرب باشندوں کو علاقہ بدر کرنا اور سنہ 1967ء کی جنگ میں قبضے میں لیے گئے تمام فلسطینی علاقوں پر اسرائیل کی عمل داری قائم کرنا ہے ۔ یہ گروپ مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کا مذہبی مقام قرار دیتے ہوئے اسے یہودیوں کی ملکیت سمجھتا ہے اور اس کی جگہ مزعومہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا دعوے دار ہے ۔اس انتہا پسند تحریک کے نام نہاد لیڈر فلسطینی تحریک آزادی کو جرم قرار دیتے ہوئے فلسطینی مزاحمت کاروں کو سزائے موت دینے کے حامی ہیں ۔ان میں موجودہ اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر بھی شامل ہیں ۔ بن گویر جیسے عناصر کا مطالبہ ہے کہ اسرائیل کے خلاف مسلح جدو جہد کرنے والوں کو سزائے موت دینے کے ساتھ ان کے خاندانوں کو فلسطین بدر کر دیا جائے اور ان کی تمام املاک ضبط کر لی جائیں ۔ یہ گروپ فلسطینی مجاھد قیادت کو قاتلانہ حملوں میں شہید کرنے کا بھی سخت حامی ہے ۔اتحادی جماعتوں کے معاہدے بنجمن نیتن یاھو کی جماعت لیکوڈ اور اس کی اتحادی جماعتوں کے درمیان حکومت کی تشکیل سے قبل معاہدے ہوئے ۔ان معاہدوں میں سخت گیر مذہبی صہیونی قوتوں نے نیتن یاھو کے سامنے اپنے مطالبات پیش کیے اور ان شرائط اور مطالبات کو پورا کیے جانے کی یقین دہانی پر ہی وہ حکومت کا حصہ بنے ۔ان شرائط اور مطالبات میں غرب اردن کو اسرائیل میں ضم کرنے کی شرط بھی شامل تھی ۔ان معاہدوں اور شرائط میں غرب اردن پر اسرائیل کی مکمل خود مختاری کا مطالبہ بھی شامل تھا۔اس نوعیت کے مطالبات اسرائیل کی تاریخ میں ماضی میں کسی سیاسی جماعت نے حکومت میں شمولیت سے قبل پیش نہیں کیے مگر یہ غیر مسبوق اور غیر معمولی مطالبات ہیں ۔اتحادی جماعتوں کے ساتھ معاہدے کی شرائط کے مطابق لیکوڈ حکومت غرب اردن میں یہودی آبادکاروں کی غیر قانونی طور پر قائم کردہ کالونیوں کو قانونی شکل دینے کی پابند ہے ۔معاہدوں کی شرائط کے تحت ایتمار بن گویر کو قومی سلامتی کا وزیر اور شدت پسند بزلئیل سموٹریچ کو وزیر خزانہ کا قلم دان سونپنا شامل تھا اور انہیں یہ وزارتیں مل چکی ہیں ۔وزارت داخلہ اور دفاع کی وزارتیں بھی شدت پسند عناصر کو دی گئی ہیں کیونکہ غرب اردن اور فلسطینی علاقوں پر عمل داری اور نئی یہودی کالونیوں کے قیام کے لیے ان عناصر کو حساس نوعیت کی وزارتیں دینا بھی ان کے مطالبات میں شامل تھا۔اسرائیلی وزرا کا ذاتی پس منظر اسرائیلی حکومت کے سخت گیر اور متشدد منصوبوں پر عمل درآمد کے حوالے سے اسرائیلی حکومت کے وزرا کے پس منظر کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔اسرائیلی حکومتی اتحاد میں شامل شدت پسند وزرا کے پس منظر بھی کٹر مذہبی ہیں ۔ بزلئیل سموٹریچ نے 1998ء میں سترہ سال میں ایک گروپ تشکیل دیا جس کا مقصد غیر قانونی طور پر قائم کردہ کالونیوں کو قانونی شکل دینے اور فلسطینی اراضی پر قبضے کو مضبوط کرنے کے لیے حکومت کی مدد کرنا تھا۔اسی طرح قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر انتہا پسند یہودی ربی میئر کہانا کی قائم کردہ ُکاخ، تحریک میں شامل رہ چکا ہے ۔ یہ تنظیم اور اس کے مدار المہام عناصر نے یہ مطالبہ کیا کہ فلسطینیوں کو دوسرے عرب ملکوں میں نقل مکانی پر مجبور کیا جائے ۔ یہ گروپ فلسطینیوں کے خلاف نفرت پر اکسانے میں پیش پیش رہا اور بن گویر بھی فلسطینیوں کے قتل عام میں ملوث رہا ہے ۔اسرائیلی پولیس نے ایتمار بن گویر کے خلاف فلسطینیوں کے قتل اور اقدام قتل کے 53 مقدمات میں فرد جرم عاید کی اور ان میں سے آٹھ مقدمات میں اسے باقاعدہ سزا ہو چکی ہے ۔اسی سیاق میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسرائیل کے دائیں بازو کے مذہبی حکومتی اتحاد اور لیکوڈ پارٹی کی ترجیحات میں فرق بھی دکھائی دیتا ہے ۔جس طرح اسرائیل کی دائیں بازوں کی انتہا پسند قوتوں کے ایجنڈے میں فلسطینیوں کو کچلنے کا مطالبہ نمایاں ہے وہیں نیتن یاھو کے نزدیک علاقائی چیلنجز میں ایرانی جوہری پروگرام اور ایران کے خطے میں بڑھتے اثر و نفوذ کو روکنا ہے ۔نیتن یاھو کے مقربین کا کہنا ہے کہ نئی حکومت کی خطے کے حوالے سے پہلی ترجیح ایران کے جوہری پروگرام کو ناکام بنانا ہے ۔ تاہم حکومت کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ نیتن یاھو کی قیادت میں حکمران جماعت لیکوڈ اور دوسری مذہبی جماعتوں کے درمیان ایجنڈے کی ترجیحات میں نمایاں فرق دیکھا جا رہا ہے ۔جہاں تک عرب ممالک کے ساتھ تعلقات کا تعلق ہے تو نیتن یاھو نے حکومت کی تشکیل کے کچھ ہی روز بعد کہا کہ وہ عرب ممالک کے ساتھ نئے معاہدے کریں گے ۔

(بہ شکریہ: مرکز آواز فلسطین)

اوقات نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 25/جمادی الاخری 1444ھ
بہ مطابق 18/جنوری 2023ء بروز چہارشنبہ

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:46	6:44
ظہر	12:36	4:26
عصر	4:27	6:07
مغرب	6:08	7:18
عشاء	7:19	5:25
شروع اشراق	7:03	
زوال	12:26	
ختم سحر	5:36	
افطار	6:10	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

دل بیدار فاروقی دل بیدار کراری
مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

مشام تیز سے ملتا ہے صحرا میں نشاں اس کا
ظن و تخمیں سے ہاتھ آتا نہیں آہوئے تاتاری

اس اندیشے سے ضبط آہ میں کرتا رہوں کب تک
کہ مغ زادے نہ لے جائیں تری قسمت کی چنگاری

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے، باطن میں گرفتاری

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایماں ہے زناری

علامہ اقبال

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

آئینۂ دکن
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR



مسجد عالمگیر میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرس کا انعقاد

شرکت کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا کے علماء کرام کی اپیل

پریس نوٹ: مولانا محمد ارشد علی قاسمی سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کے بموجب مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت اور موجودہ دورے کے گمراہ وباطل فتنوں کے خلاف شعور بیداری کے لئے مورخہ 21 / جنوری بروز ہفتہ بعد مغرب تا 22 / جنوری بروز اتوار بعد عشاء مسجد عالمگیر گٹالہ بیگم پیٹ مادھاپور میں محترم جناب احمد نواز خان صاحب صدر مسجد عالمگیر کے حسنِ تعاون سے ریاستی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا پردیش کے زیر اہتمام ''ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرس'' رکھی گئی ہے، حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن مفتاحی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت صدارت فرمائیں گے، حضرت مولانا ڈاکٹر اسجد قاسمی ندوی شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ مرآباد مہمانِ خصوصی ہوں گے، اس کے علاوہ ریاستی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران اور شہر کے اہم علماء کرام کے خصوصی تربیتی خطابات ہوں گے، مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان وعہدیداران مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی نائب صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جنرل سیکریٹری، مولانا محمد عبدالقوی خازن، مولانا حافظ خواجہ نذیر الدین سبیلی، مولانا محمد امجد علی قاسمی اور مولانا مصلح الدین قاسمی ارکانِ اَسیسی نے تمام برادرانِ اِسلام سے مع دوست واحباب کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی اپیل کی ہے، قیام وطعام کا معقول نظم رہے گا۔ تفصیلات کے لئے فون نمبرات 9949144557 / 8801774902 / 9959634095 پر ربط کیا جاسکتا ہے۔

تحفظ شریعت ٹرسٹ کا دوسرا عظیم الشان اجلاسِ عام مفتی محمد راشد اعظمی مدعوِ خصوصی

حیدرآباد: 17 / جنوری (پریس نوٹ) مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی کے بموجب تحفظ شریعت ٹرسٹ کا دوسرا عظیم الشان اجلاس عام بہ عنوان: فتنۂ انکارحدیث اور ہماری ذمہ داریاں بہ تاریخ: 26-جنوری 2023ء مطابق ۳-رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بہ روز جمعرات بعد نماز عشاء، (7:45) بہ مقام جامع مسجد گنج شہیداں جھرہ، ٹپہ چبوترہ، حیدرآباد زیر صدارت: مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم (محدث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند وسرپرست اعلیٰ تحفظ شریعت ٹرسٹ) زیر نگرانی: ترجمان اہل سنت حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم (نگران ٹرسٹ وناظم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد) منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں امیر شریعت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم (صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا) فقیہ دکن حضرت مولانا مفتی تجمل حسین صاحب قاسمی مدظلہ (استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم حیدرآباد) خادم القرآن حضرت مولانا حافظ محمد غوث رشیدی صاحب مدظلہ (صدر تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ) مہمانان خصوصی ہوں گے۔ اجلاس کی نظامت: مفتی محمد عامر قاسمی (صدر تحفظ شریعت ٹرسٹ) کریں گے، خطبۂ استقبالیہ: مفتی سید ابراہیم حسامی قاسمی (رکن مشاورت تحفظ شریعت ٹرسٹ) اور کارگزاری رپورٹ: مفتی عبدالملک انس قاسمی (نائب صدر تحفظ شریعت ٹرسٹ) پیش کریں گے۔ جمیع ٹرسٹیان واراکین مشاورت تحفظ شریعت ٹرسٹ نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی درخواست ہے۔

سرزمین دکن آصف جاہی خاندان کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھے گی

نظام ہشتم کے وصال پر مولانا غیاث احمد رشادی کا صحافتی بیان

حیدرآباد: 17 / جنوری (پریس نوٹ) نظام ہشتم نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر کے انتقال پر ملال پر صفا بیت المال انڈیا کے جمیع ٹرسٹیان مولانا غیاث احمد رشادی صدر، مفتی عبدالمہیمن اظہر القاسمی نائب صدر، مولانا محمد فصیح الدین ندوی جنرل سکریٹری، مولانا محمد مصدق القاسمی سکریٹری اور مولانا محمد وسیم الحق ندوی خازن نے اپنے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔ اس موقع پر مولانا غیاث احمد رشادی نے اپنے صحافتی بیان میں کہا ہے کہ نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر کا انتقال ارضِ دکن کے لیے افسوس ناک ہے، ان کی خداداد صلاحیتوں پر نہ صرف حیدرآباد دکن بلکہ ان کے معاصر حکمران بھی فخر کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی ان کا بہت اکرام کرتے تھے۔ مولانا نے کہا کہ پرنس مکرم جاہ بہادر نہایت ہی ذہین وفطین انسان تھے اور انہیں کئی علوم پر عبور حاصل تھا، حتیٰ کہ وہ قرآن مجید کا بھی خاطر خواہ علم رکھتے تھے اور اپنے دلائل سے دوسروں کو قائل کروادیا کرتے تھے۔ مولانا نے کہا کہ ان کی ہمیشہ سے یہی کوشش ہوتی تھی کہ ان کے ذریعے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ وہ وقت کے بہت پابند تھے، کئی فنون میں وہ ماہر تھے اور انہیں کشتی رانی کی باضابطہ تربیت بھی حاصل تھی۔ انہیں ایک خاص داؤ آتا تھا جس کو سجدہ داؤ کہا جاتا تھا، اس داؤ میں جب مخالف کو پچھاڑ دیا جاتا تو وہ سجدہ کی حالت میں زمین پر گرجاتا۔ مولانا نے کہا کہ یہاں یہ تذکرہ بھی ضروری ہے کہ حیدرآباد دکن پر سلاطین آصفیہ کی حکمرانی تاریخی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ آصف جاہی حکمرانوں نے بلالحاظ مذہب وملت رعایا کی خدمت کے ذریعہ دکن کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔ آصف جاہی خاندان نے حیدرآباد دکن پر 224 سال تک حکمرانی کی۔ اس دوران حیدرآباد کی تمام شعبہ جات میں ترقی کیلئے ناقابل فراموش خدمات انجام دی گئیں۔ موتیوں کے شہر حیدرآباد میں آصف جاہی دور میں تعمیر کردہ عظیم الشان عمارتیں آج بھی شان وشوکت اور عظمت کی علامتیں ہیں۔ شہریان حیدرآباد اپنے تاریخی ورثہ پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ آصف جاہی حکمران بالخصوص میر عثمان علی خان سیکولرازم کے علمبردار تھے وہ اپنی ہندو رعایا میں بھی کافی مقبول تھے۔ ان کی غیر جانبدرانہ پالیسیوں اور سیکولر کردار کا بین ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے مہاراجہ کشن پرساد کو حیدرآباد کا وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔ وہ پابندی کے ساتھ مساجد' مندروں' گرجا گھروں اور گردواروں کو مالی مدد فراہم کرتے تھے۔ اج بھی تعلیمی اور طبی میدان سے متعلق اس خاندان کی یادگاریں ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں جن کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

کے ٹی آر سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والے ٹاپ 30 میں شامل



حیدرآباد 17 جنوری (ذرائع) تلنگانہ کے آئی ٹی وزیر کے تارک راما راو سوئٹزرلینڈ کے دواس میں جاری عالمی معاشی فورم کے سالانہ اجلاس میں 30 بااثر سوشیل میڈیا پر اثر انداز ہونے والوں میں شامل کئے گئے ہیں۔ وزیر موصوف جو اس فہرست میں واحد ہندوستانی ہیں، دنیا کے پہلے لیڈر ہیں جن کے دو سوشیل میڈیا ہینڈلرس اس فہرست میں شامل ہیں۔ راما راو کے شخصی سوشیل میڈیا اکاونٹ KTRTRS@ اور سرکاری میڈیا ہینڈل MinisterKTR@ دونوں کو اس فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔

اپولو ٹائرز لمیٹڈ حیدرآباد میں ڈیجیٹل انوویشن سنٹر کھولے گا

لندن کے بعد حیدرآباد میں یہ دوسرا ڈیجیٹل انوویشن سنٹر ہوگا

حیدرآباد 17 جنوری (ذرائع) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راما راو کا داوس ٹاون میں دورہ جاری ہے۔ اپولو ٹائرز لمیٹڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ تلنگانہ حکومت کے ساتھ شراکت کرتے ہوئے حیدرآباد میں ایک ڈیجیٹل انوویشن سنٹر کھولے گا۔ کمپنی نے کہا کہ وہ لندن کے بعد حیدرآباد میں اپنا دوسرا ڈیجیٹل انوویشن سنٹر قائم کر رہی ہے۔ تلنگانہ حکومت کی جانب سے چیف سکریٹری محکمہ صنعت جیئیش رنجن، اپولو ٹائرس لمیٹڈ کے وی سی اور ایم ڈی نیرج کنور نے داوس میں ورلڈ اکنامک فورم کانفرنس کے دوران وزیر تارک راما راو کی موجودگی میں اس خصوص میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ چوتھے صنعتی انقلاب کے حصے کے طور پر، کمپنی کی ڈیجیٹل حکمت عملی میں آئی او ٹی، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، روبوٹک پروسیس آٹومیشن، اور بلاک چین جیسی جدید ٹکنالوجیز شامل ہیں۔ کمپنی نے اعلان کیا کہ وہ نئے کاروباری ماڈل استعمال اور تیار کرے گی۔ اس نے کہا کہ یہ ڈیجیٹل انوویشن سینٹر صارفین کو زیادہ سے زیادہ بہتر سہولیات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ یہ سنٹر مارکٹنگ اور مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ کمپنی کی سپلائی چین کو زیادہ مؤثر طریقہ سے استعمال کرتے ہوئے منصوبہ بند اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اپالو ٹائرز نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ اپنے مستقبل کے منصوبوں کو حاصل کرنے کے لیے ڈیجیٹلائزیشن ضروری ہے۔ لندن کے بعد حیدرآباد میں ڈیجیٹل انوویشن سنٹر کا قیام کمپنی کی ڈیجیٹل حکمت عملی کا حصہ ہے۔ نیرج کنور، وی سی، ایم ڈی، اپولو ٹائرس لمیٹڈ نے تعاون کے لیے تلنگانہ حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ تلنگانہ میں ایک گیگا واٹ لیتھیم کیتھوڈ میٹریل مینوفیکچرنگ سنٹر دوبارہ قائم کیا جائے گا۔ الیکس ایڈوانس میٹریلز پرائیویٹ لمیٹڈ، بیٹریاں بنانے والی بین الاقوامی شہرت یافتہ کمپنی ہے جس نے ابتدا میں دس کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔ داوس میں وزیر تارک راما راو کی موجودگی میں ایلارڈس کمپنی کے نمائندوں نے اس حد تک حکومت تلنگانہ کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے۔

'پیپسی کو' کا حیدرآباد میں اپنے کام کو وسعت دینے کا منصوبہ

ورلڈ اکنامک فورم کے سالانہ اجلاس میں کے ٹی آر اور رابرٹو ازیوڈو کی ملاقات

حیدرآباد: 17 / جنوری (عصر حاضر نیوز) امریکہ میں قائم ملٹی نیشنل فوڈ کمپنی پیپسی کو حیدرآباد میں اپنے کام کو وسعت دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ کمپنی کا گلوبل بزنس سروسز سینٹر (GBS)، جو 2019 میں 250 ملازمین کے ساتھ شروع ہوا تھا، اب 2800 سے زیادہ ملازم ہیں۔ اگلے ڈیڑھ سال کے اندر اسے 4000 ملازمین تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔ PepsiCo GBS اس وقت کمپنی کے آپریشنز اور HR کو ڈیجیٹلائز کرنے اور کمپنی کی مالیاتی خدمات کے لیے اہم مصنوعات اور حل فراہم کر رہا ہے۔ پیپسی کو کے ایگزیکٹیو نائب صدر (کارپوریٹ امور) رابرٹو ازیوڈو نے ڈیوس میں ورلڈ اکنامک فورم کے سالانہ اجلاس کے موقع پر تلنگانہ پویلین میں وزیر صنعت کے ٹی راما راؤ سے ملاقات کی اور تلنگانہ میں کمپنی کے توسیعی منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے دوران تلنگانہ میں مشہور پیپسی کو فوڈ پراڈکٹس کی تیاری کے مواقع پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر راما راؤ نے حیدرآباد میں پیپسی کو کے جی بی ایس کی تیز رفتار ترقی پر خوشی کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ ریاستی حکومت کمپنی کی مستقبل کی سرمایہ کاری کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔ Azevedo نے کہا کہ کمپنی تلنگانہ حکومت کے ساتھ شراکت میں پائیداری کے اقدامات میں حصہ لینے کی خواہشمند ہے جس میں پانی کی کارکردگی کو بہتر بنانا، ری سائیکلنگ اور پلاسٹک کا دوبارہ استعمال شامل ہے۔ اس موقع پر آئی ٹی اور صنعت کے پرنسپل سکریٹری جیش رنجن، اسپیشل سکریٹری (انوسٹ تلنگانہ) ڈاکٹر وشنو وردھن ریڈی اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔



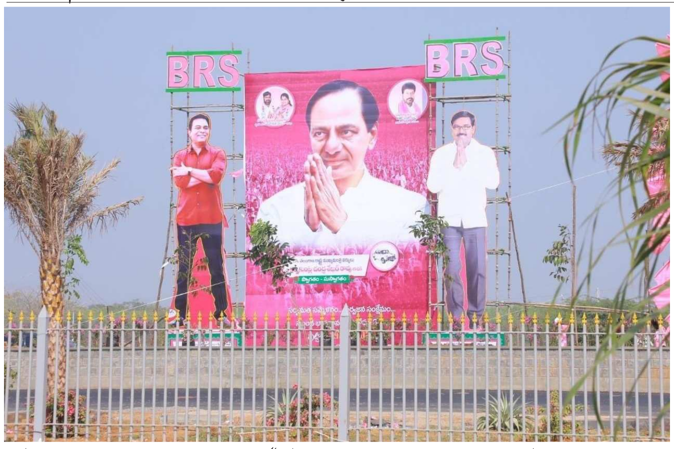
www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301
9959279301
asrehazir@gmail.com

کھمم میں بڑے پیمانے پر بی آر ایس کا اجلاس؛ اپوزیشن یکجہتی کی مثال پیش کرے گی

تین ریاستوں کے وزراء اور دیگر ریاستوں کے نمائندگان کی شرکت ہوگی' کے سی آر قومی سیاست کو سمت دکھائیں گے: ہریش راؤ

کھمم ضلع میں گلابی لہر' 100 ایکڑ وسیع اراضی پر جلسہ گاہ، جگہ جگہ ہورڈنگس آویزاں' ہیلی پیڈ سے لیکر پارکنگ تک انتظامیہ سرگرم

حیدرآباد 17 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر صحت ہریش راو نے کہا ہے کہ ضلع کھمم میں بی آر ایس کے جلسہ کے ذریعہ وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو قومی سیاست کو نئی سمت دکھائیں گے۔ ٹی آر ایس کی بی آر ایس میں تبدیلی کے بعد پہلی مرتبہ یہ جلسہ منعقد کیا جارہا ہے جس کے ذریعہ وزیر اعلی قومی سیاست کے مشن کی شروعات کرنے جارہے ہیں۔ وزیر موصوف نے اس جلسہ کے انتظامات کا وزیر ٹرانسپورٹ پی اجئے کمار اور ایم ایل سی ٹی ناگیشور راو کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچ کر جائزہ لیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کی نظریں کھمم پر ہیں، اس سے ملک کی سیاست میں بڑی تبدیلی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس تمام ریاستوں میں مقابلہ کرے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ تلنگانہ میں بی جے پی کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے مرکز کی بی جے پی حکومت پر 3 ایسے قانون لانے پر تنقید کی جو کسانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کسی بھی طبقہ کی بہتری کے اقدامات نہیں کر رہی ہے، متبادل طاقت کے طور پر کانگریس پر عوام کا اعتماد کم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی بیشتر اسکیمات ملک کے لئے ایک مثال بن گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی لیڈران قومی سیاست میں ایک نیا باب لکھنے کے لئے تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کے ذریعہ شروع کی گئی بی آر ایس پارٹی کی حمایت کر رہے ہیں۔ اپوزیشن اتحاد کو کل کھمم میں ہونے والے ایک بہت بڑے جلسہ عام کے پلیٹ فارم کے طور پر دکھایا جائے گا۔ چندر شیکھر راو کی دعوت پر تین ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ کیجریوال،



کیرل کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین، پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان، یوپی کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو اور سی پی آئی کے قومی رہنما راجہ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ قومی لیڈران، وی آئی پیز اور بی آر ایس لیڈران اور کارکنان بڑی تعداد میں جلسہ عام میں شرکت کریں گے۔ اس لیے 4 ہزار سے زائد پولیس ملازمین کے ساتھ سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے جارہے ہیں۔ وی آئی پیز کو خصوصی پاس فراہم کیے جائیں گے۔ جلسہ گاہ کے 500 میٹر کے اندر تقریباً 480 ایکڑ رقبہ پارکنگ کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ ہر گاڑی کے لیے ایک کیو آر کوڈ جاری کیا جائے گا۔ پولیس کی مدد کے لیے والنٹرس تعینات کیے گئے ہیں۔

سب انسپکٹرس اور کانسٹیبلس کے امیدواروں کا عثمانیہ یونیورسٹی میں احتجاج



حیدرآباد 17 جنوری (عصر حاضر) سب انسپکٹرس اور کانسٹیبلس کے امیدواروں نے شہر حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں احتجاج کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ 1600 میٹر اور 800 میٹر کی دوڑ مکمل کرنے والوں کو مینس میں موقع فراہم کیا جائے۔ ان امیدواروں نے آرٹس کالج کے قریب اپنے مطالبہ کی حمایت میں پلے کارڈس کے ساتھ احتجاج کیا اور نعرے بازی کی۔ ایس آئی، کانسٹیبل امیدواروں کے مسائل پر جدوجہد کرنے والی سمیتی کی جانب سے یہ احتجاج کیا گیا۔ اس موقع پر خاتون امیدواروں نے رنگولی بناتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ امیدواروں نے ان سے انصاف کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔

مہدی پٹنم اسکائی واک مئی 2023ء تک مکمل ہونے کا امکان' جانیے اس کی تفصیلات

حیدرآباد: مہدی پٹنم اسکائی واک مئی 2023 تک مکمل ہونے کا امکان ہے۔ مہدی پٹنم میں کل 11 لفٹوں سے لیس 390 میٹر لمبا دلکش اسکائی واک کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ اسکائی واک پی وی نرسمہا راؤ ایکسپریس وے کے قریب ہے جس کے ایک طرف ڈیفنس کی زمین ہے اور دوسری طرف تجارتی عمارتیں ہیں۔ پیدل چلنے والوں کے لیے دوستانہ سہولت حیدرآباد میٹرو پولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (HMDA) کی جانب سے 97.32 کروڑ روپے سے تعمیر کی جارہی ہے اور اس پورے پروجیکٹ کو مئی 2023 تک مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ سینئر افسر نے کہا کہ آصف نگر روڈ پر ایم ایس کالمز کے ساتھ تمام 13 فاؤنڈیشنز اور رعیتو بازار روڈ پر ایم ایس کالمز کے ساتھ 12 فاؤنڈیشنز اور ڈیکوں کی فیبریکیشن سے متعلق کام مکمل کرلیا گیا ہے۔ پروجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد، مہدی پٹنم اسکائی واک اس مصروف جنکشن پر پیدل چلنے والوں کو جہاں سہولت فراہم کرے گا وہیں راہ گیروں کی حادثات سے حفاظت کو بھی یقینی بنائے گا۔ 390 میٹر طویل اسکائی واک میں سے مہدی پٹنم بس ڈپو سے ڈیفنس باؤنڈری تک پیدل چلنے والے واک وے کی لمبائی 50 میٹر



ہے اور مہدی پٹنم سے رعیتو بازار اور آصف نگر پولیس اسٹیشن تک درمیانی ٹنل واک 160 میٹر ہے۔ اسی طرح مہدی پٹنم سے ملے پلی روڈ تک واک وے کی لمبائی 180 میٹر ہے۔ اسکائی وے کی چوڑائی تقریباً چار سے پانچ میٹر ہے اور کلیئرنس اونچائی 15.6 میٹر ہے۔ اسکائی واک میں پانچ رسائی پوائنٹس ہیں (ہاپ آن اسٹیشن، یا داخلے/ خارجی راستے) اور رعیتو بازار، ڈیفنس کمپاؤنڈ وال، بس بے ایریا (مہدی پٹنم) کے اندر، آصف نگر پولیس اسٹیشن کے قریب اور ریمنڈ شوروم (گڈیملکا پور جنکشن) کے قریب ہے۔ اسکائی واک میں کافی شاپس، گیٹ وے کارنر، لاؤنج اسنیکس وغیرہ بھی ہوں گے جس میں HMDA بس اسٹاپ کے اوپر 42.21061 اسکوائر فٹ کمرشل ایریا تیار کرے گا۔ HMDA کے ایک اہلکار نے کہا" کمرشل جگہ، پیدل چلنے والوں کے لیے اسنیکس اور دیگر مصنوعات دستیاب کرنے کے علاوہ، محکمہ کے لیے آمدنی پیدا کرے گی۔" HMDA اس جگہ کی خوبصورتی کو مزید بڑھانے کے لیے ایل ای ڈی سٹرپ لائٹس لگائے گا۔

تلنگانہ ڈائرکٹر آف ہیلتھ جی سرینواس راؤ سیاسی میدان میں قسمت آزمانے تیار

حیدرآباد: تلنگانہ کے چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ اس وقت اپنی نئی قومی سیاسی جماعت کو لے کر سرگرم ہیں۔ ان کی قومی پارٹی کا پہلا اجلاس کھمم میں بہت بڑے پیمانے پر منعقد کیا جارہا ہے۔ کھمم کے اجلاس سے



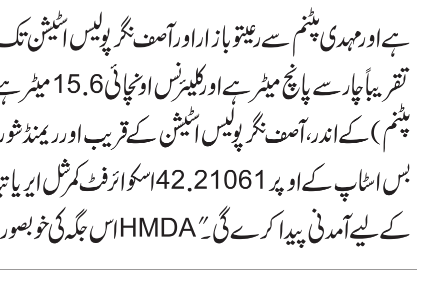
پولے تلنگانہ اسٹیٹ ڈائرکٹر آف ہیلتھ جی سرینواس راؤ کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ وہ اپنی خدمات سے مستعفی ہوکر ایک سیاسی پارٹی میں شامل ہونے کے ارادے میں ہیں اس بات کو لیکر سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں چل رہی ہیں کہ وہ 18 جنوری کو کھمم میں ہونے والی پہلی PAN انڈیا میٹنگ کے دوران BRS میں شامل ہوکر سیاست میں کود سکتے ہیں۔ تلنگانہ اسٹیٹ ڈائرکٹر آف ہیلتھ کئی وجوہات کی وجہ سے خبروں میں رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ڈائرکٹر صحت کوتہ گوڑم اسمبلی حلقہ سے الیکشن لڑنے کے خواہشمند ہیں اور اطلاعات کے مطابق انہوں نے سیاسی انٹری کے لیے میدان بھی تیار کرلیا ہے اور صحیح وقت کھمم میں بی آر ایس کا جلسہ عام انہیں نظر آرہا ہے۔ بی آر ایس پارٹی 18 جنوری کو ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد کر رہی ہے جس میں پنجاب، دہلی اور کیرالہ ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور دیگر ریاستوں کے رہنما شرکت کرنے والے ہیں۔ کوتہ گوڑم کی نمائندگی ونما وینکٹیشورلو کرتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ یہ ان کی آخری میعاد ہوگی۔ ان کے بیٹے ونام راگھویندر کو پارٹی نے مبینہ طور پر ہراساں کرنے اور خاتون کی خودکشی پر اکسانے کے معاملے میں ملوث ہونے کے بعد معطل کر دیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس واقعے نے ڈائریکٹر ہیلتھ کے لیے سیاست میں آنے کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ بیوروکریٹس کا سیاست میں آنا کوئی نئی بات نہیں۔ سدی پیٹ کلکٹر پی وینکٹرام ریڈی نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور بی آر ایس میں شمولیت اختیار کرلی تھی۔ انہیں چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ نے ایم ایل سی بنایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سرینواس راؤ کی سروس کے مزید آٹھ سال باقی تھے۔ اگرچہ کہ سرینواس راؤ نے سیاست میں جانے کے اپنے ارادوں کا انکشاف نہیں کیا ہے، لیکن ان کے بیانات نے پہلے ہی ریاست میں دھوم مچا دی ہے۔ کوتہ گوڑم میں کرسمس سے پہلے کی میٹنگ میں، انہوں نے کہا کہ جیسس کرائسٹ کی وجہ سے کووِڈ پر قابو پایا گیا، جس کے نتیجے میں دائیں بازو کی تنظیموں کی جانب سے تنقید کی گئی۔ وہ اس وقت خبروں میں تھے جب انہوں نے چیف منسٹر راؤ کے پیر چھو کر آشیرواد لیا۔ تنقید کا جواب دیتے ہوئے سرینواس راؤ نے کہا کہ وہ سو بار کے سی آر کے پاؤں چھوئیں گے کیوں کہ وہ اپنے بھرپور اعتماد کے ذریعے سماجی خدمات انجام دیتے ہیں۔

آصف جاہ ہشتم مکرم جاہ بہادر کی رحلت پر محمد خواجہ مجیب الدین صدر تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کا تعزیتی بیان

حیدرآباد۔ 17 جنوری۔ (سرفراز نیوز ایجنسی)۔ جناب محمد خواجہ مجیب الدین صدر تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی نے آصف جاہ سابع نواب میر عثمان علی خان بہادر کے وارث آصف جاہ ہشتم نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ صدیقی بے آفندی فرزند نواب اعظم جاہ بہادر کے انتقال پر ملال پر اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ ان کا انتقال دکن بلکہ کرناٹک اور مہاراشٹرا کی عوام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے جسے آسانی سے نہیں بھلایا جاسکتا۔ اس لئے کہ نظام شاہی حکمرانوں نے دکن اور برار کے علاقوں پر دوسو سال سے زاید عرصہ تک پورے عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی' جہاں وزارت عظمیٰ اور دیگر اہم سرکاری عہدوں پر غیر مسلم افراد کو فائز کیا گیا تھا۔ نظام شاہی حکمرانوں نے بلالحاظ مذہب وملت تمام عوام کو اپنی دونوں آنکھوں کی مانند دیکھا۔ جناب محمد خواجہ مجیب الدین نے اپنے تعزیتی بیان میں مکرم جاہ بہادر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مکرم جاہ نے ہمیشہ تعلیم اور معاشی بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' انہوں نے اور ان کے آباء واجداد نے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے نمایاں نقوش چھوڑے ہیں۔ مکرم جاہ بہادر کئی تعلیمی اور طبی اداروں کے سرپرست تھے' ان کی سماجی و تعلیمی خدمات کا ہر کوئی معترف ہے' وہ ایچ ای ایچ دی نظامس چیارٹیبل ٹرسٹ اور مکرم جاہ ٹرسٹ فار ایجوکیشن اینڈ لرننگ کے صدرنشین بھی تھے۔ ان کے زیر سرپرستی یہ ادارے آج بھی پوری سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ہزاروں لاکھوں غریب افراد اور طلباء ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ہمارے ہردلعزیز وزیر اعلیٰ جناب کے۔ چندرا شیکھر راؤ بھی نظام سابع اور نظام ہشتم کے عظیم سماجی' تعلیمی و تعمیری کاموں کے معترف ہیں اور مکرم جاہ بہادر کے انتقال پر نہایت افسردہ ہیں۔ صدر تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی نے مکرم جاہ بہادر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور ان کی زندگی کے کارناموں کو ہم تادم دیر یاد کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے نواب مکرم جاہ بہادر کی رحلت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے' ان کے افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور ملک اور قوم وملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

بی آر ایس کے 25 ارکان اسمبلی کو عوامی مخالفت کا سامنا
تلنگانہ کے وزیر دیا کر راؤ کا سنسنی خیز بیان

حیدرآباد 17 جنوری (یو این آئی) تلنگانہ کے وزیر پنچایت راج ای دیا کر راؤ نے اپنے ایک سنسنی خیز بیان میں کہا ہے کہ بی آر ایس پارٹی کے 25 موجودہ ارکان اسمبلی کو عوامی مخالفت کا سامنا ہے۔ ان کا یہ بیان ریاست کی حکمران جماعت اور سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ یہ سنسنی خیز



بیان وزیر پنچایت راج نے ایک اس وقت دیا جب ضلع کھمم میں کل بی آر ایس کا ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جانے والا ہے۔ دیا کر راؤ نے پیش گوئی کی کہ بی آر ایس پارٹی ریاست میں دوبارہ اقتدار میں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلی چندر شیکھر راو کی ترقیاتی اور فلاحی اسکیمات کے سبب عوام کی بی آر ایس سے محبت بڑھ رہی ہے۔ وزیر موصوف نے بی آر ایس پارٹی کے منڈل سطح کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں بی آر ایس پارٹی کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ انہوں نے پیش گوئی کی کہ حکمران جماعت اگلے انتخابات میں 75 سے 100 سیٹیں جیت لے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ کہتے ہوئے تمام کو حیرت زدہ کر دیا کہ یہ حقیقت ہے کہ بعض ارکان اسمبلی کو عوامی مخالفت کا سامنا ہے، اگر 25 ارکان اسمبلی کو بدل دیا جائے تو بی آر ایس کا 100 سیٹیں جیتنا یقینی ہے۔ وزیر موصوف نے اس بات کا انکشاف کیا کہ وہ اپنے ذاتی سروے کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان کے سروے کبھی غلط نہیں ہوئے۔

اخبارِ جنوب
عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

تلنگانہ کے 62 لاکھ سے زائد کسانوں کے بینک کھاتوں میں رعیتو بندھو اسکیم کے تحت 6351 کروڑ روپئے جمع کئے گئے

حیدرآباد 17 جنوری (عصر حاضر نیوز) کسانوں کو فصل اگانے کیلئے تلنگانہ حکومت کی جانب سے رعیتو بندھو اسکیم کے تحت دی جارہی مالی امداد کے سلسلہ میں اب تک 14.550 کروڑ روپئے جاری کئے گئے۔حکومت کی جانب سے اب تک 62 لاکھ 45 ہزار 700 کسانوں کے کھاتوں میں 22.6351 کروڑ روپے جمع کروائی گئی ہے۔تلنگانہ کے وزیر زراعت نرنجن ریڈی نے میڈیا کو جاری ایک پریس بیان میں یہ بات کہی۔انہوں نے کہا کہ ملک کو تلنگانہ کی طرح سرسبز ہونا چاہیے کیونکہ ملک کی 60 فیصد آبادی کا انحصار زرعی شعبہ پر ہے۔اس شعبہ کو ترقی دینی چاہئے۔ہندوستان کے عوام امید کرتے ہیں کہ تلنگانہ کی زرعی اسکیمات اور فلاحی اسکیمات کو پورے ملک میں نافذ کیا جائے گا۔انہوں نے ضلع کھمم میں بی آر ایس کے جلسہ کے سلسلہ میں کہا کہ یہ جلسہ تاریخی ہوگا جس کے ذریعہ نئے دور کا آغاز ہوگا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعلی کی قیادت میں ہم مرکز کی سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔یہ ملک کی سیاسی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوگا۔کھمم سبھا میں وزیراعلی کا پیغام تاریخی ہوگا۔انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت تلنگانہ کو فنڈس اور قرضہ جات حاصل کرنے سے روک رہی ہے۔

وشاکھاپٹنم میں ایک بڑا ٹرین حادثہ ٹل گیا

حیدرآباد 17 جنوری (ذرائع) آندھراپردیش کے ضلع وشاکھاپٹنم میں ٹرین کا ایک بڑا حادثہ ٹل گیا کیونکہ وشاکھا۔کرنول ایکسپریس ٹرین کے دو کوچس پٹریوں پر سے اتر گئے۔اس ٹرین کی واپسی کے دوران یہ واقعہ پیش آیا تاہم ڈرائیور کی چوکسی کے سبب ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔اس واقعہ میں کسی کے جانی نقصان یا پھر کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے جس کے ساتھ ہی مسافرین، ان کے ارکان خاندان اور ریلوے کے عہدیداروں نے راحت کی سانس لی۔ریلوے کے عہدیداروں نے ٹرین خدمات کو بحال کرنے کے اقدامات شروع کردیئے۔ریلوے کے عہدیداروں نے کہا کہ خراب موسم کے سبب یہ واقعہ پیش آیا۔

کوٹ پلی کا واقعہ انتہائی افسوسناک: وزیر سبیتا اندرا ریڈی

حیدرآباد 17 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی وزیر تعلیم سبیتا اندرا ریڈی نے کہا ہے کہ ضلع وقارآباد کے کوٹ پلی آبی پراجکٹ میں تفریح منانے پہنچے ایک ہی خاندان کے چار افراد کی موت افسوسناک ہے۔انہوں نے اس واقعہ میں ہلاک جگدیش، وینکٹیش، لوکیش اور راجیش کو خراج پیش کیا۔انہوں نے ان افراد کے ارکان خاندان سے ملاقات کرتے ہوئے ان کو پُرسہ بھی دیا۔ان کے ساتھ ایم پی رنجیت ریڈی، ایم ایل اے مہیش ریڈی، نریندر ریڈی اور دیگر موجود تھے۔

کے سی آر اور کے ٹی آر ملک کے بارے میں غلط بات کرنے سے باز رہیں

بی جے پی کے خلاف گفتگو ان دونوں کی عادت بن گئی: جے سنگپا

حیدرآباد: 17 / جنوری (عصر حاضر نیوز) ریاستی بی جے پی کے ترجمان این وی سبھاش اور جے سنگپا نے پیر کو بی آر ایس قائدین پر نریندر مودی حکومت کے خلاف بے بنیاد الزامات لگانے پر تنقید کی۔ یہاں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے سنگپا نے آئی ٹی کے وزیر کے ٹی راما راؤ کو اپنے موجودہ دورے کے دوران پرسن آف انڈین اوریجن (پی آئی اوز) سے خطاب کرتے ہوئے غیر ملکی سرزمین پر مرکز اور پی ایم مودی کے خلاف طنزیہ تبصرہ کرنے پر سخت اعتراض کیا۔انہوں نے کہا کہ ”یہ چیف منسٹر کے چندر



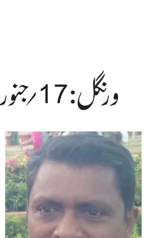
شیکھر راؤ اور کے ٹی آر کی عادت بن گئی ہے کہ وہ نہ صرف پی ایم کے بارے میں برا بولتے ہیں، بلکہ ہندوستان کو پاکستان افغانستان اور چین کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے اسے نیچا دکھاتے ہیں۔مودی اور ملک میں ہونے والی ترقی کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کے ٹی آر نے صرف ریاست میں کی گئی سرمایہ کاری پر فخر کیا ہے جبکہ پڑوسی ریاست کرناٹک نے مزید سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے۔انہوں نے بیٹے اور باپ کی جوڑی سے کہا کہ وہ ملک کے بارے میں غلط بات کرنے سے باز رہیں اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پاکستان میں لوگوں کی موجودہ حالت زار کے حقائقسے واقفیت حاصل کریں۔سبھاش نے کہا کہ نئی افتتاحی ٹرین لوگوں کے لیے بہترین دستیاب سہولت ہے اور 'وندے بھارت کی رفتار 130 کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔انھوں نے الزام لگایا کہ بی آر ایس لیڈر مودی حکومت پر بے بنیاد الزامات لگانے میں ملوث ہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ کے سی آر حکومت نے گزشتہ آٹھ سالوں کے دوران ریاست میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے کچھ نہیں کیا، ایک بھی نئی بس نہیں خریدی گئی ہے۔اب اداسی میں نئی افتتاحی ٹرین پر بی آر ایس اور کانگریس کے لیڈروں کے ہچکچاہٹ کے ردعمل پر تنقید کرتے ہوئے، سبھاش نے کہا کہ شاید انہیں ٹرین کے نام میں ”بھارت“ لفظ شامل کرنا پسند نہیں آیا ہوگا۔وہ خوش ہوں گے اگر ٹرین کا نام مسلمانوں کے حکمرانوں اور نظام کے نام پر مکرم جاہ اور میر عثمان علی خان یا صلاح الدین اویسی وغیرہ کے نام پر رکھا جائے؟۔بی جے پی لیڈر نے کہا کہ بی آر ایس اور کانگریس قائدین اس وقت حیران تھے جب مودی نے دو تلگو ریاستوں کے لوگوں کو سنکرانتی کے تحفے کے طور پر” وندے بھارت“ کا آغاز کیا۔

سوریاپیٹ میں جائیداد کیلئے ایک شخص کو ہلاک کردیا گیا

حیدرآباد 17 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے سوریاپیٹ ضلع میں ایک شخص کو جائیداد کے لئے کلہاڑی سے حملہ کرتے ہوئے ہلاک کردیا گیا۔یہ واردات منگل کی صبح کی اولین ساعتوں میں پیش آئی۔مقتول کی شناخت 30 سالہ یوسائیدولو کے طور پر کی گئی ہے۔پولیس کے مطابق سائیدولو، زرعی بور پمپ سیٹ کو کھولنے کیلئے جارہا تھا کہ اس پر یہ حملہ کیا گیا۔اس کو زخمی حالت میں بہتر علاج کیلئے حیدرآباد منتقل کیا جارہا تھا کہ راستہ میں ہی اس کی موت ہوگئی۔ پولیس نے کہا کہ جائیداد کیلئے ہی اس کو ہلاک کیا گیا۔شبہ کیا جارہا ہے کہ ستیش نامی شخص نے یہ حملہ کیا جو مفرور ہے۔اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا۔پولیس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کرتے ہوئے جانچ شروع کردی۔

انتقال

ورنگل: 17 / جنوری (اسٹاف رپورٹر) محمد احمد علی ولد محمد محبوب علی بعمر 54 / سال قلب پر حملہ کے باعث مختصر سی علالت کے بعد کل رات دیر گئے اچانک انتقال ہوگیا۔مرحوم کے والد محبوب علی صاحب مرحوم ورنگل منڈی بازار مرچنٹ اسوسی ایشن کی خازن کی حیثیت سی خدمات انجام دے رہے تھے۔مرحوم کی موت کی خبر سنتے ہی خواہوں کی بڑی تعداد نے مرحوم کے آخری دیدار کے لیے پہنچی۔مرحوم کی نمازِ جنازہ مسجد عائشہ پاپیاپیٹ چمل ورنگل میں ادا کی گئی بعدازاں حضرت مستان شاہ ولی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی واضح رہے کہ مرحوم ورنگل کے مشہور قانون دان محمد عبدالعلیم ایڈووکیٹ کے بھتیجے تھے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہے۔



اساتذہ تدریس کو ملازمت نہ سمجھیں، یہ ایک باوقار منصب ہے اس کا لحاظ رکھیں

بیدر میں بی آر پی کے زیر اہتمام اساتذہ کا اجلاس منعقد

بیدر: ریاست کرناٹک کے ضلع بیدر میں محمد احمد بلاک ریسورس پرسن (بی آر پی) اردو کی جانب سے سرکاری اردو اسکول شاہ گنج میں بچوں کے سیکھنے کی خواہش کے تحت ایک پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں شاہ گنج اسکول میں آنے والے تمام صدر معلم اور صدر معلمات نے حصہ لیا۔اس موقع پر شاہ گنج اسکول بیدر کے استاد عبداللہ مدثر نے کہا کہ طلبہ وطالبات کی مختلف ذہانت کے پیش نظر انہیں مختلف طریقوں سے تعلیم دینا اور اسباق کو یاد کرانا ہی نئے طریق کار کا مقصد ہے۔دراصل یہ پروگرام جماعت چہارم تا نہم کے طلباء وطالبات کے کامیاب تعلیمی سال 2022-23ء کے اختتامی مرحلہ پر منایا جارہا ہے۔معلمہ ثناء بیگم نے کہا کہ انہیں 120 طلبہ کے ساتھ ایک سنٹر پر چار جماعتی کمروں میں دو روزہ کلاسیس لینی ہیں۔یہ منتخب طلباء اپنے اسکول واپس جاکر ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ اسکولی سطح پر اس تصور کو عام کریں گے۔اس پروگرام سے متعلق یہاں شاہ گنج صدر معلم و معلمات جمع ہوئے ہیں۔محکمۂ تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے افراد کو مہمانان کی حیثیت سے مدعو کیا گیا ہے۔نوڈل افسر اور صدر معلم آدرش اسکول جنواڑہ گوپال نے اپنے خطاب میں پروگرام کے خدوخال پیش کیے اور کہا کہ سبھی کے تعاون سے یہ پروگرام ہونا ضروری ہے۔میں اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔راجو ساگر صدر سرکاری پرائمری ٹیچرس اسوسی ایشن نے اپنے خطاب میں دیگر باتوں کے علاوہ اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ یکسو ہوکر کام کریں۔جن ٹیچرس کا نام اضافی ٹیچرس میں آیا ہے، ان کے لیے بھی ہماری تنظیم کام کررہی ہے۔معروف شاعر وصحافی محمد یوسف رحیم بیدری نے اپنے خطاب میں کہا کہ تربیت کا عمل سبھی کے لیے ہے۔تربیت کے ذریعہ اپ ڈیٹ رہنے میں مدد ملتی ہے۔طلبہ کی تربیت یا ان کے نصاب کو نئے طریقے سے پڑھانے کے لیے اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے تو اس کے لیے اساتذہ بخوشی تیار رہیں۔انہوں نے ملازمت کو انجام دینے کے لیے کنویں کے مینڈک نہ بنے رہنے کی اساتذہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پورے جوش وخروش کے ساتھ سرگرم رہ کر اپنی ملازمت کو دور دور مقامات تک پہنچ کر انجام دینے کی کوشش کی جائے۔ایک ہی مقام پر رہنا کنویں کے مینڈک والی زندگی کہلائے گی جس سے زیادہ تجربہ حاصل نہیں ہوگا اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ کر اپنے فرائض انجام دینا انبیائے کرام کی سنت رہی ہے۔حضرت ابراھیم علیہ السلام سے بڑھ کر کس نبی نے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچ کر اپنا فریضہ انجام دیا ہوگا۔ایک دن وہ بھی آیا جب آگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لیے گلزار ہوگئی۔انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے پروگرام سے بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا اور کہیں نہ کہیں اس طرح کے پروگرام سے اردو مدارس میں بچوں کے داخلے میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔محمد خورشید احمد صدر آل انڈیا ٹیچرز ایسوسی ایشن بیدر نے اپنے خطاب میں دو مثالیں اپنے دور کے اسکیمات کی پیش کیں اور پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔اس لیے اساتذہ کی ذمہ داری بڑی ہے۔اس ذمہ داری کو مل جل کر ادا کریں۔بعدازاں تمام صدر معلمات ومعلم دو روزہ پروگرام کے لیے 19 اور 20 جنوری کی تاریخیں منتخب کی گئیں۔ان دو دِنوں کا پروگرام آدرش اسکول جنواڑہ بیدر میں ہوگا۔محمد احمد معلم نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ سب سے پہلے اس طرح کے پروگرام کے لیے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔رقم مختص کردی گئی ہے تاکہ بچوں کے سیکھنے کی خواہش پروگرام کرنے کے لیے جو کاغذ اور دیگر اشیاء کی ضرورت ہوگی وہ پہلے سے خرید کر تیار رہیں گے۔انہوں نے کہا کہ وہ ایک دن پہلے متعلقہ اسکول جاکر چار عدد جماعتی کمروں کا جائزہ لیں جہاں فی کمرہ 30 کی تعداد میں طلبہ شریک رہیں گے۔پروگرام کا آغاز عذرا صاحبہ معاون معلمہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔تمام مہمانوں کا استقبال محمد الیاس صدر معلم نے گلپوشی سے کیا اور شمیم النساء معاون معلمہ کے اظہار تشکر پر اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

ستیش دھون اسپیس سینٹر میں دو سی آئی ایس ایف جوانوں کی خودکشی

اسرو میں اندرون 24 گھنٹے پیش آئے دونوں واقعات

حیدرآباد 17 جنوری (عصر حاضر نیوز) آندھراپردیش کے تروپتی ضلع میں واقع ہندوستانی خلائی جانچ ادارہ (اسرو) میں چند گھنٹوں کے اندر جوان اور سب انسپکٹر کی خودکشی کرلی۔چنتامنی نامی ایک جوان نے راڈار سنٹر میں درخت سے لٹک کر خودکشی کرلی۔ریاست چھتیس گڑھ سے تعلق رکھنے والے چنتامنی کو سنٹرل انڈسٹریل سیکوریٹی فورس میں 2021 میں کانسٹیبل کے طور پر منتخب کیا گیا تھا اور اس نے سری ہری کوٹہ کے یونٹ میں شمولیت اختیار کی تھی۔وہ کئی ماہ کی طویل رخصت کے بعد اس ماہ کی 10 تاریخ کو ڈیوٹی پر رجوع ہوا تھا۔اس مہینے کی 15 تاریخ کی رات کو ایمرجنسی سیکورٹی فورس گشت کررہی تھی اور اسے چنتامنی کی لاش درخت سے لٹکی ہوئی ملی۔اس واقعہ کے 24 گھنٹے کے اندر اترپردیش کے سب انسپکٹر وکاس سنگھ نے، جو کہ پہلے گیٹ پر کنٹرول روم میں سی شفٹ ڈیوٹی پر تھا، نے اپنے پستول سے سر میں گولی مار کر خودکشی کرلی۔ان دونوں واقعات کی وجوہات کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔پولیس نے تمام زاویوں سے جانچ شروع کردی ہے۔ان کے ارکان خاندان کو اطلاع دیدی گئی ہے اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کیلئے اسپتال پہنچایا گیا۔

تلنگانہ کے جگتیال ٹاون میں خاتون کسانوں کا رکن اسمبلی کے مکان کے سامنے احتجاج

حیدرآباد 17 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے کاماریڈی ضلع میں مقامی عوام نے ماسٹر پلان کی تجویز پر تشویش ظاہر کی ہے۔نرسمہا پور کی خاتون کسانوں نے ماسٹر پلان کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے بی آر ایس ایم ایل اے سنجے کمار کے گھر کے سامنے احتجاج کیا۔انہوں نے حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔اس موقع پر سنجے کمار نے کسانوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور حکومت ان کی زمین کا ایک ٹکڑا بھی نہیں لے گی۔ماسٹر پلان کی مخالفت میں پیر کو تیماپور کے سرپنچ رامیا (کانگریس) اور ڈپٹی سرپنچ اے ایل ٹی موہن ریڈی (بی آر ایس) نے استعفیٰ دے دیا۔دوسری جانب ایگریکلچر مارکیٹ کمیٹی (اے ایم سی) کے ڈائریکٹر ڈی راجیش نے بھی استعفیٰ دے دیا۔انہوں نے نئے ماسٹر پلان میں زرعی اراضیات کو شامل کرکے پبلک زون اور نیم پبلک زون کے مسودہ کی تیاری کی مخالفت کی۔

نمائش سوسائٹی کی جانب سے NUMAISH موبائل اپلیکیشن متعارف

حیدرآباد: 16 / جنوری (عصر حاضر نیوز) کل ہند صنعتی نمائش سوسائٹی کی جانب سے اب زائرین کی سہولت کے لیے ایک خصوصی موبائل اپلیکیشن 'NUMAISH' متعارف کروایا گیا ہے۔موبائل ایپ جو کہ چار زبانوں بشمول تیلگو، ہندی، اردو اور انگریزی میں دستیاب ہے، اپیل اور اینڈرائیڈ ایپ اسٹورز میں ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔NUMAISH زائرین کو تلاش کرنے اور خریداری کرنے، تفریحی مقامات تک رسائی، اور مختلف تقریبات پر اپ ڈیٹ رہنے کی اجازت دے گا۔آل انڈیا انڈسٹریل ایگزیبیشن سوسائٹی (AIIES) کے نائب صدر اشون مارگم نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ موبائل ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اسے اسٹورز اور دکانیں تلاش کرنے اور رائے دینے کے لیے استعمال کریں۔NUMAISH موبائل اپلیکیشن سے توقع ہے کہ وہ زائرین اور نمائش انتظامیہ دونوں کے لیے مددگار ثابت ہوگا۔AIIES کے اعزازی سکریٹری وی سائناتھ دیکر شاستری نے کہا کہ موبائل ایپ صارفین کے تجربے کو بھی بہتر بنائے گا۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

سوئیگی کے بیگ کے ساتھ خاتون کی تصویر سوشل میڈیا پر وائرل

زندگی میں اچانک نیا موڑ محنت کش خاتون رضوانہ کی درد بھری کہانی!

لکھنؤ: 17/جنوری (عصر حاضر نیوز) لکھنؤ کی سڑک پر سوئیگی کا بیاگ لگا کر ایک برقعہ پوش خاتون کی تصویر پیچھے سے کسی نے تصویر لے کر سوشل میڈیا پر ڈال جو چند گھنٹوں میں ہی خوب وائرل ہوگئی اور سوشل میڈیا صارفین نے اس پر اپنے خوب تبصرے کرتے ہوئے اس کے جرأت کی داد دی کہ اس خاتون نے پرانے خیالات کو پس پشت ڈال کر فوڈ ڈیلیوری کا کام شروع کیا ہے۔ تاہم، کوئی بھی یہ نہیں بتا سکا کہ یہ عورت کون تھی کیونکہ تصویر پیچھے سے لی گئی تھی اور اس نے اپنا چہرہ نہیں دکھایا تھا۔ تحقیق کے بعد بالآخر حقیقت سامنے آگئی اور خاتون کی شناخت 40 سالہ رضوانہ سے ہوئی جو کہ فوڈ ڈیلیوری ایجنٹ نہیں بلکہ گھریلو ملازمہ ہے۔ خاتون رضوانہ کا کہنا ہے کہ میں صبح اور شام



لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہوں اور اس طرح 1500 روپے کی کمائی ہوجاتی ہے۔ اس خاتون نے کہا کہ میں ایک ہاکر کے طور پر بھی کام کرتی ہوں اور دوپہر کے وقت بازار میں چھوٹے کاروباروں اور اسٹالوں پر ڈسپوزایبل شیشے اور کپڑے فروخت کرتی ہوں۔ مجھے فی پیکٹ 2 روپے ملتے ہیں۔ مجموعی طور پر، میں ہر مہینے تقریباً 5000 تا 6000 روپے کماتی ہوں۔ یہی وہ کمائی ہے جس سے میرے گھر میں چولہا جلتا ہے۔ رضوانہ چار بچوں کی ماں ہے - 22 سالہ لبنیٰ، 19 سالہ بشریٰ، سات سالہ نشرا، اور سب سے چھوٹا بیٹا محمد یاشی ہے۔ لبنیٰ شادی شدہ ہے اور اپنے سسرال میں رہتی ہے۔ دوسرے بچے رضوانہ کے ساتھ جنتا نگر کالونی کے ایک معمولی سے کمرے میں رہتے ہیں۔ اس کا شوہر، جس سے اس نے 23 سال قبل شادی کی تھی، بغیر کسی اطلاع کے گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ رکشہ چلاتا تھا لیکن ایک دن اس کا رکشہ چوری ہونے کے بعد وہ بھیک مانگنے لگا اور پھر غائب ہوگیا۔ جب ان کے سوئگی بیگ کے بارے میں پوچھا گیا تو رضوانہ نے کہا: ”مجھے ڈسپوزایبل شیشے اور کپ رکھنے کے لیے ایک مضبوط بیگ کی ضرورت تھی۔ لہذا، میں نے اسے ڈالی گنج پل پر بیچنے والے ایک شخص سے 50 روپے میں خریدا۔ تب سے، میں اس بیگ میں اپنا سامان لے کر جا رہا ہوں۔ میں Swiggy کے لیے کام نہیں کرتا۔ میں اس تھیلے میں اپنا سارا سامان لے کر کام کے لیے بازار جاتی ہوں۔ میں روزانہ تقریباً 20 سے 25 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہوں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی اپنی تصویر کا حوالہ دیتے ہوئے رضوانہ نے کہا: ”ایک دکاندار نے مجھے تصویر دکھائی اور بتایا کہ یہ کیسے وائرل ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے ملنے آیا اور میرے بینک کی تفصیلات مانگیں۔ اس واقعے کے بعد سے، مجھے کچھ دوسرے لوگوں سے بھی مدد ملی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ میری زندگی بہتر کے لیے بدل رہی ہے۔ رضوانہ، جو بظاہر اب تک فوڈ ڈیلیوری سسٹم سے بالکل لاعلم تھیں، کہتی ہیں کہ لوگوں نے مجھے سوئگی کے بارے میں بتایا ہے اور میں یہ کام کرنا چاہوں گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس ٹرانسپورٹ کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جوشی مٹھ بحران مزید بڑھ گیا! اب پوری کالونی پر خطرہ، تمام رہائشوں کو منہدم کرنے کی تیاری

دہرادون: 17/جنوری (ذرائع) اتراکھنڈ کے جوشی مٹھ کے غرق ہونے کا بحران وقت کے ساتھ مزید سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ متعدد مکانات اور دو ہوٹلوں کے بعد اب ایک پوری کالونی اس کی لپیٹ میں آ گئی ہے، جس کے بعد اسے گرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جوشی مٹھ کی 'جے پی کالونی' کے معائنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ یہ بری طرح خراب ہوگئی ہے اور اس کی مرمت نہیں کی جا سکتی ہے۔ کالونی میں 30 سے زائد



مکانات ہیں جن میں بڑی دراڑیں آ گئی ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خطرے کے پیش نظر کالونی کی تباہ شدہ عمارتوں کو گرانے کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ جے پی کالونی کے حوالے سے چمولی کے ڈی ایم ہمانشو کھرانہ کو متعلقہ فریقوں کو مطلع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ جو تعمیرات نازک حالت میں پہنچ چکی ہیں انہیں جلد از جلد ہٹایا جائے۔ اس کالونی کو بھی پہلے سے مجوزہ ماؤنٹ ویو اور ملیری ان ہوٹل کی طرح مسمار کر دیا جائے گا۔ اتراکھنڈ کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے سکریٹری رنجیت کمار سنہا ٹیم کے ساتھ جوشی مٹھ کے دوسری طرف ہاتھی پروت کی طرف گئے تاکہ صورتحال کی واضح تصویر حاصل کی جا سکے۔ حال ہی میں معائنہ کے دوران، ریاست کی مختلف ایجنسیوں کی ٹیم نے پایا کہ جے پی کالونی کے ایک سرے کو زمین کے غرق ہونے کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا ہے۔ کالونی کے نیچے سے پانی بہہ رہا ہے۔ کالونی سے کتنے گھروں کو ہٹانا ہے اس کے بارے میں سنہا نے بتایا کہ چمولی کے ڈی ایم کو ایک سروے کرنے اور ایسے ڈھانچے کی تعداد بتانے کی ہدایت دی گئی ہے، جنہیں ہٹایا جانا ہے۔ ان میں تباہ شدہ مکانات اور پلوں کو جلد از جلد سائنسی طریقے سے گرایا جائے گا۔ دریں اثنا، جوشی مٹھ میں دراڑیں پڑنے والے مکانات کی تعداد بڑھ کر 849 ہوگئی ہے، جبکہ 165 گھروں کو غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ رنجیت سنہا نے بتایا کہ نئے گھروں میں دراڑیں نہیں دیکھی گئی ہیں، تاہم پرانی شگافوں میں 1 سے 2 ملی میٹر کا اضافہ ہوا ہے۔ دراڑ والے مکانات کی بڑھتی ہوئی تعداد پر انہوں نے کہا کہ سروے کا کام جاری ہے۔ اس دوران جن گھروں میں دراڑیں نظر آتی ہیں ان کو درج کر لیا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ نئی دراڑیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ پشکر دھامی نے جب 11 جنوری کو جوشی مٹھ کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی تھی، اس وقت انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا تھا کہ جب تک ضروری نہ ہو قصبے میں مکانات نہیں گرائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ انہوں نے عوام سے گمراہ نہ ہونے کی بھی درخواست کی تھی۔ دریں اثنا، حیدرآباد کے نیشنل جیوفزیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور سینٹرل بلڈنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، روڑکی کے ماہرین کی ایک ٹیم پیر یعنی 16 جنوری کو روڑکی پہنچی۔ ٹیم نے جوشی مٹھ کے علاقے کا گہرائی سے جیوفزیکل سروے شروع کیا ہے تاکہ گھروں میں دراڑیں پڑنے کے مسئلے کو حل کیا جاسکے اور پانی کے منبع کا پتہ لگایا جاسکے۔

اسرائیل غزہ کے مریضوں کو موت کی سزا دے رہا ہے: انسانی حقوق کمیشن

مقبوضہ فلسطین میں انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیم ”بی تسلیم“ نے ”اسرائیل“ کی نافذ کردہ پالیسی کے نتیجے میں محصور غزہ کی پٹی میں صحت کے نظام کی تباہی سے خبردار کیا ہے۔ تنظیم نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ یہ اقدامات محصور فلسطینیوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں رکاوٹ بن رہے ہیں اور غزہ کے باشندوں کو مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کے اسپتالوں میں علاج کروانے سے روکنے جیسے سنگین نتائج کا باعث ہیں۔ انسانی حقوق گروپ نے اس بات پر زور دیا کہ اسرائیل نے اپنی پالیسیوں کے ذریعے ایک ایسی صورت حال پیدا کی ہے جس کی وجہ سے غزہ کی پٹی میں صحت کے نظام کے لیے اپنے کام کو انجام دینا مشکل ہوگیا ہے اور بہت سے ایسے مریض ہیں جن کا علاج صرف غزہ سے باہر ہی دستیاب ہے۔ مگر اسرائیلی ریاست کی طرف سے عاید کردہ پابندیوں کی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکتے۔ تنظیم نے مزید کہا کہ قابض حکام علاج کے حصول کے لیے ان کے باہر نکلنے کی سہولت فراہم کرنے کے بجائے جو کہ صرف چند کلو میٹر کے فاصلے پر دستیاب ہے، مختلف من مانی ہدایات، شرائط اور پیچیدہ طریقہ کار کے ذریعے ان کے باہر نکلنے میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں، جس سے وہ موت تک بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔ انسانی حقوق گروپ نے وضاحت کی کہ غزہ کی پٹی کے مریض جن کو علاج کی ضرورت ہے وہ مغربی کنارے، بیت المقدس، اسرائیل یا دیگر ممالک کے اسپتالوں تک رسائی کے لیے اجازت نامے کے لیے درخواستیں جمع کرانے پر مجبور ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے ہر سال ہزاروں مریض ایسی درخواستیں جمع کرواتے ہیں لیکن درخواستوں کی منظوری کا تناسب بہت کم ہے۔ زیادہ تر مریضوں میں کینسر کے امراض کا شکار لوگ ہوتے ہیں۔ اس نے زور دے کر کہا کہ اسرائیل غزہ کے مریضوں کی درخواستوں کو منظور کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور اسرائیلی فوجی حکومت کے دعوے کے مطابق ”ہنگامی نوعیت کے“ علاج کے علاوہ اجازت نامے کے اجراء کو قبول نہیں کرتا۔ وہ مریض جو اسرائیل کے انتہائی سخت شرائط پورا کرتے ہیں انہیں من مانی طور پر علاج کے دوران بھی مشکلات سے گذرنا پڑتا ہے۔ سال 2021 کے ڈبلیو ایچ او کے اعداد و شمار کے مطابق غزہ کی پٹی کے 15466 مریضوں نے بیرون ملک علاج کے لیے درخواستیں جمع کروائیں۔ ان میں سے نصف سے زیادہ درخواستیں (8661 یا 56 فی صد) بیت المقدس کے اسپتالوں میں علاج کے لیے تھیں اور 30 فی صد درخواستیں (4639) مغربی کنارے کے دوسرے ہسپتالوں میں علاج کے لیے تھیں۔ ان میں سے صرف 14 فی صد (2165 درخواستیں) 1948 میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے لیے تھیں۔ 'بی تسلیم' نے کہا ہے کہ زیادہ تر معاملات میں، درخواست دہندگان کو ان کی علاج سے ملاقات سے ایک دن قبل ایک فون پیغام کے ذریعے جواب موصول ہوتا ہے جس میں انہیں بتایا جاتا ہے کہ آیا قابض حکام نے ان کی درخواست کو منظور یا مسترد کر دیا ہے۔

اسرائیلی قیدخانوں میں 200 سے زائد فلسطینی موجود ہے، ڈائیلاگ سنٹر فار اسٹڈیز کے زیراہتمام سمپوزیم کا انعقاد

'ابنا البلد' تحریک کے سیاسی بیورو کے ایک رکن قادری ابو واصل نے مقامی سطح پر فالو اپ کمیٹی کے لیے ایک واضح حکمت عملی کی ضرورت پر زور دیا، جس کے نتیجے میں قابض ریاست کی پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک متفقہ بات چیت ہوگی۔ یہ بات ڈائیلاگ سنٹر فار اسٹڈیز کے زیراہتمام ”النقب کے واقعات اور فلسطینی منظرنامے پر ان کے اثرات“ کے موضوع پر منعقدہ ایک سمپوزیم میں سامنے آئی۔ انہوں نے فلسطینیوں کی موجودگی کے مختلف مقامات پر ایک متحد فلسطینی وژن کی ضرورت کی طرف بھی اشارہ کیا۔ صیہونی فاشسٹ حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت میں جانے کا مطالبہ کیا، خاص طور پر اسرائیلی زندانوں کے اندر سے 200 سے زائد فلسطینیوں کا معاملہ بھی عالمی فوجداری عدالت میں اٹھانے پر زور دیا گیا۔ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے خلاف ”تل ابیب“ میں مظاہروں کے بارے میں ابو واصل نے کہا کہ یہ مظاہرے بے مثال ہیں، یہ اسرائیلی ریاست کی سیاسی اور سماجی صورت حال کی درست ترتیب کا اظہار کرتے ہیں اور یہ فلسطینیوں کے باہمی تعلقات کی ازسرنو وضاحت کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ ابو واصل نے کہا کہ فلسطینی اس حکومت سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور یہ واقعات ایسی تحریک کی ضرورت کا تقاضا کرتے ہیں جس کے ذریعے وہ موجودہ حالات پر اثر انداز ہو۔

یوم جمہوریہ تقریبات: 1200 سے زیادہ فن کار کریں گے شرکت

نیتاجی سبھاش کی خدمات کو پیش کیا جائے گا خراج عقیدت

نئی دہلی: 17/جنوری (عصر حاضر نیوز) نیتاجی سبھاش چندر بوس کی 126 ویں یوم پیدائش کے موقع پر یوم جمہوریہ کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر 23 تا 24 جنوری کو نئی دہلی کے جواہر لال نہرو اسٹیڈیم میں فوجی ٹیٹو اور قبائلی رقص پر مبنی پرفارمنس کی نمائش کی جائے گی۔ اس تقریب کا مقصد ہماری آزادی کی جدوجہد میں نیتاجی سبھاش چندر بوس کی خدمات کو ظاہر کرنا ہے۔ اس تقریب کا اہتمام وزارت دفاع اور وزارت قبائلی امور کرے گی جس میں انڈین کوسٹ گارڈ کوآرڈینیٹنگ ایجنسی ہوگی۔ نیوز ایجنسی اے این آئی نے اطلاع دی ہے کہ ایونٹ کے ابتدائی مشق سیشن 10 جنوری کو شروع ہوئے تھے اور فوجی ڈھول اور بگل کی گونج نے ہمارے ملک کے منفرد ثقافتی رجحانات کی نمائندگی کرنے اور ایک کے جذبے کو پروان چڑھانے کے لیے روایتی رقص کی پرفارمنس کا مرحلہ طے کیا ہے۔ تقریباً 1200 سے زیادہ اداکار اپنے فن کو پیش کریں گے۔ فی الحال 1200 سے زیادہ فنکار ہر روز ریہرسلوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ہر گروپ اپنے منفرد اور رنگین ملبوسات، ہیڈ ڈریس، موسیقی کے آلات اور تال پر مبنی رقص سے ہندوستانی تہذیب وثقافت اور رسوم ورواج کو پیش کرنے کے لیے پرجوش ہے۔

جے پی نڈا کی میعادِ صدارت میں توسیع، 2024ء کا انتخاب انہی کی قیادت میں ہوگا

نئی دہلی: 17/جنوری (عصر حاضر نیوز) جے پی نڈا مزید ایک سال کے لیے بی جے پی کے صدر رہنے والے ہیں۔ پہلے سے قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں، اب پارٹی نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ نڈا 2024 تک پارٹی کی قیادت کرنے والے ہیں، یعنی لوک سبھا انتخابات ان کی قیادت میں لڑا جائے گا۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے بتایا کہ راج ناتھ سنگھ نے پارٹی میٹنگ میں تجویز پیش کی تھی اور اسے بی جے پی ایگزیکٹو نے قبول کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کا انتخاب ہمارے آئین کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ سال ممبر شپ کا سال ہے، کووِڈ کی وجہ سے ممبر سازی کا کام وقت پر نہیں ہوسکا، اس لیے آئین کے مطابق کام کو بڑھایا گیا ہے۔ ایسے میں راج ناتھ سنگھ نے جو تجویز پیش کی، اسے متفقہ حمایت ملی۔ اب نڈا جی جون 2024 تک صدر رہیں گے۔ جب وہ قومی صدر تھے تو بہار میں ہمارا اسٹرائیک ریٹ سب سے زیادہ تھا، این ڈی اے کو مہاراشٹر میں بھی اکثریت ملی۔ یوپی میں بھی جیت گئے، بنگال میں بھی ہماری تعداد بڑھی۔ ہم نے گجرات میں زبردست فتح حاصل کی۔ نارتھ ایسٹ میں بھی کام کیا۔

دہلی میں 'دہشت گردوں' کی گرفتاری، ایودھیا میں حفاظتی انتظامات سخت

نئی دہلی: 17/جنوری (عصر حاضر نیوز) قومی راجدھانی دہلی میں پولیس کی جانب سے دو مبینہ دہشت گردوں کی گرفتاری کے بعد اتر پردیش کے ضلع ایودھیا میں حفاظتی انتظامات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ 'دونوں دہشت گردوں کو دائیں بازوں کے ہندو لیڈران پر ہدف بنا کر حملہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا' سی او شیلندر گوتم نے اس سلسلے میں کہا کہ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے اور تمام گاڑیوں کی گہرائی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا ”شہر کے حساس چوراہوں پر چیکنگ کی جا رہی ہے۔ ایودھیا میں داخل ہونے والے لوگوں سے شہریت سے متعلق شناختی کارڈ اور آدھار کارڈ مانگا جا رہا ہے۔“

غیر قانونی گوشت کی دکانات معاملہ؛

ہائی کورٹ نے گجرات حکومت کی سرزنش

احمد آباد: 17/جنوری (عصر حاضر نیوز) گجرات ہائی کورٹ نے غیر قانونی گوشت کی دکانوں اور کھلے میں فروخت ہونے والے گوشت کے بارے میں لاپرواہ رویے پر ریاستی حکومت کی سرزنش کی ہے۔ عدالت نے قانونی خدمات اتھارٹیوں (لیگل سروسز اتھارٹیز) سے کہا کہ وہ ایسی دکانوں کا سروے کر کے رپورٹ پیش کریں۔ چیف جسٹس اروند کمار اور جسٹس اے جے شاستری کی بنچ نے پیر کو ایک مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت کی، جس میں عرضی گزار نے ریاست میں چل رہے غیر قانونی مذبح خانوں کا مسئلہ اٹھایا۔ عرضی گزار نے یہ بھی شکایت کی کہ حفظان صحت کے مناسب اصولوں کو برقرار رکھے بغیر گوشت کھلے عام فروخت کیا جا رہا ہے۔ شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے عدالت نے ریمارکس دیئے کہ ہائی کورٹ نے متعدد بار ریاست کو غیر قانونی مذبح خانے بند کرنے کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے لیکن حکومت کی جانب سے کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ عدالت نے فوڈ سیکورٹی اور شہری ترقی کے محکموں کے متعلقہ افسران کو 30 جنوری کو ہونے والی اگلی سماعت پر پیش ہونے کو کہا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کا دورہ چین

واشنگٹن: امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن 5-6 فروری کو چین کا دورہ کریں گے۔ پولیٹیکو نیوز کی رپورٹ کے مطابق انٹونی بلنکن کے ایجنڈے میں یوکرین پر روس کی خصوصی فوجی کارروائی، چین کے جوہری ہتھیاروں اور چین میں امریکی شہریوں کی گرفتاری جیسے مسائل شامل ہونے کی توقع ہے۔

فتنہ اعتزال اور امام ابوالحسن اشعری اور ان کے پیرو

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ
انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبیداللہ یاسر قاسمی خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(قسط اول)

معتزلہ کا علمی اقتدار اور اس کے اثرات

معتصم اور واثق کے انتقال پر (جو مذہب اعتزال اور معتزلہ کے سرپرست تھے) معتزلہ کا زور ٹوٹ گیا، واثق کا جانشین خلیفہ متوکل مذہب اعتزال سے بیزار اور معتزلہ کا دشمن تھا، اس نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر معتزلہ کی عظمت و اقتدار کے نشانات مٹائے اور ان کو حکومت سے بالکل بے دخل کر دیا، لیکن علمی حلقوں میں ابھی معتزلہ کا اثر باقی تھا، خلق قرآن کا عقیدہ تو اپنی طاقت کھو چکا تھا لیکن ان کے دوسرے مباحث اور مسائل ابھی تازہ اور زندہ تھے، معتزلہ نے اپنی ذہانت، علمی قابلیت اور اپنی بعض نمایاں شخصیتوں کی وجہ سے اپنا علمی وقار قائم کر لیا تھا، اور قضاء وافتاء وحکومت کے اندر بعض اونچے عہدوں پر فائز تھے، تیسری صدی کے وسط میں ان کا خاصا دور دورہ ہوگیا، عام طور پر تسلیم کر کیا جانے لگا کہ معتزلہ دقیق النظر وسیع الفکر اور محقق ہوتے ہیں، اور ان کی آراء وتحقیقات عقل سے زیادہ قریب ہوتی ہے، بہت سے نوجوان طالب علم اور شہرت پسند اعتزال کو فیشن کو طور پر اختیار کرتے، امام احمد کے بعد حنابلہ میں کوئی طاقت ور علمی اور دینی شخصیت نہیں پیدا ہوئی، محدثین اور ان کے ہم مسلک علماء نے علوم عقلیہ اور نئے طریقہ بحث ونظر کی طرف (جس کا معتزلہ اور فلاسفہ کے اثر سے رواج پڑ چلا تھا) توجہ نہیں کی، نتیجہ یہ تھا کہ مباحثہ کی مجلسوں اور درس کے حلقوں میں محدثین کی یہ علمی کمزوری اور فلسفہ کے مبادی سے بے خبری محسوس کی جاتی تھی، اس کے مقابلہ میں علمی مباحثوں میں معتزلہ کا پلڑا بھاری رہتا، اور جو لوگ دین کا گہرا علم نہیں رکھتے تھے، اور اس حقیقت سے واقف نہیں تھے اور سطحی ذہانت معتزلہ کی تائید کرتی ہے، اور پختہ اور گہری ذہانت بالآخر محدثین ہی کے مسلک اور محکمات شریعت کو قبول کرتی ہے، وہ معتزلہ کی حسن تقریر، حاضر جوابی اور علمی موشگافی سے متاثر ہوتے تھے، اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ظاہر شریعت اور مسلک سلف کی علمی بے توقیری، اور اس کی طرف سے بے اعتمادی پیدا ہو رہی تھی، خود محدثین اور ان کے تلامذہ کے گروہ میں بہت سے لوگ احساس کمتری کا شکار تھے، اور معتزلہ کی عقلیت اور تفلسف سے مرعوب ہو رہے تھے، یہ صورتِ حال دینی وقار اور سنت کے اقتدار کے لئے سخت خطرناک تھی، قرآن مجید کی تفسیر اور عقائد اسلام، ان فلسفی نما مناظرین کے لئے بازیچہ اطفال بنے جا رہے تھے مسلمانوں میں ایک خام عقلیت اور سطحی فلسفیت مقبول ہو رہی تھی، یہ محض ایک ذہنی ورزش تھی، اور اصطلاحات کی معرکہ آرائی اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اور اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے نہ محدثین وحنابلہ کی دینی غیرت اور جوش کافی تھا، نہ عابدوں وزاہدوں کا زہد وعبادت، اور نہ فقہاء کے فتاویٰ اور جزئیات ومسائل پر ان کا عبور واستحضار۔

سنت کے وقار کے لئے ایک بلند شخصیت کی ضرورت

اس کے لئے ایک ایسی شخصیت درکار تھی جس کی دماغی صلاحیتیں معتزلہ سے کہیں بلند ہوں، جو عقلیت کے کوچہ سے نہ صرف واقف بلکہ عرصہ تک اس کارہ نوردرہ چکا ہو جس کی بلند شخصیت اور مجتہدانہ دماغ کے سامنے اس زمانہ کی عقلیت وفلسفہ کے علمبردار مبتدی طالب علم معلوم ہوتے ہوں، اور ایسے پست وحقیر نظر آتے ہوں جیسے کسی دیو قامت انسان کے سامنے پست قد انسان اور نو عمر بچے، اسلام کو فوری طور پر ایک ایسے امام سنت کی ضرورت تھی، اور شیخ ابوالحسن اشعری کی ذات میں اس کو وہ شخصیت مل گئی۔

امام ابوالحسن اشعری

ابوالحسن علی نام، والد کا نام اسمٰعیل تھا، مشہور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری کی اولاد میں تھے، 260ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے، ان کی والدہ نے ان کے والد اسمٰعیل کے انتقال کے بعد ابو علی الجبائی سے نکاح کر لیا تھا، جو اپنے وقت میں معتزلہ کے امام اور مذہب اعتزال کے علمبردار تھے، شیخ ابوالحسن نے ان کی آغوش میں تربیت پائی اور بہت جلد ان کے معتمد اور دست راست بن گئے، ابو علی الجبائی اچھے مدرس اور مصنف تھے، مباحثہ پر زیادہ قدرت نہیں رکھتے تھے، ابو الحسن اشعری شروع سے زبان آور، حاضر جواب تھے ابو علی بحث و مناظرہ کے مواقع پر انھی کو آگے کر دیتے تھے، بہت جلد وہ سرحلقہ اور مجالس بحث کے صدر نشین بن گئے، تمام ظاہری قیاسات و قرائن بتلاتے تھے، کہ وہ اپنے مربی اور استاد کے جانشین ہوں گے اور مذہب اعتزال کی حمایت اور اشاعت میں شاید ان سے بھی آگے بڑھ جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے انتظامات عجیب ہیں، اس نے سنت کی حفاظت ونصرت کے لئے اس شخص کو انتخاب کیا، جس نے ساری زندگی مذہب اعتزال کی حمایت و اثبات میں گزاری تھی، اور جس کے لئے اعتزال کی سند امامت تیار تھی، شیخ ابوالحسن کی طبیعت میں اعتزال کا ردعمل پیدا ہوا، ان کی طبیعت معتزلہ کی تاویلوں اور قیاس آرائیوں سے متنفر ہونے لگی، اور ان کو محسوس ہونے لگا، کہ یہ سب ذہانت کی باتیں ہیں، اور اپنے مذہب کی پچ ہے، حقیقت کچھ اور ہے، اور وہی ہے، جو صحابہ کرام اور سلف کا مسلک ہے، بالآخر عقل کو اسی آستانہ پر جھکنا پڑتا ہے، چالیس برس تک معتزلہ کے مذہب اور اعتقادات کی حمایت اور ان کو ثابت کرنے کے بعد ان کی طبیعت اس سے بالکل پھر گئی اور ان کے ذہن میں اس کے خلاف بغاوت پیدا ہوئی، پندرہ دن وہ گھر سے نہیں نکلے سولہویں دن وہ گھر سے سیدھے جامع مسجد پہونچے، جمعہ کا دن تھا، اور جامع مسجد بھری ہوئی تھی، انھوں نے منبر پر چڑھ کو بلند آواز سے اعلان کیا" جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے، جو نہیں جانتا ہے اس کو بتلاتا ہوں کہ میں ابوالحسن اشعری ہوں، میں معتزلی تھا، فلاں فلاں عقیدوں کا قائل تھا، اب توبہ کرتا ہوں، اپنے سابق خیالات سے باز آتا ہوں، آج سے میرا کام معتزلہ کی تردید اور ان کی کمزوریوں اور غلطیوں کا اظہار ہے وہ دن اور ان کی زندگی کا اخیر دن ان کی ذہانت، علمی تجربہ وقوت گویائی اور استدلال تحریر اعتزال کی تردید اور سلف کے مسلک اور اہل سنت کے عقائد کی تائید اور اثبات میں صرف ہوئی، جو کل تک معتزلہ کی زبان اور ان کا سب بڑا وکیل تھا، وہ اہل سنت کا ترجمان اور ان کا سب سے بڑا حامی بن گیا۔

امام ابوالحسن اشعری کا جذبہ تبلیغ واحقاق حق

وہ اس فرض کو تقرب الی اللہ اور جہاد و دعوت سمجھ کر انجام دیتے تھے، اور خود معتزلہ کی مجلسوں میں جا کر اور ان کے ممتاز لوگوں سے مل کر ان کو مطمئن کرنے اور حق کی تفہیم کرنے کی کوشش کرتے تھے، کسی نے ان سے کہا کہ آپ اہل بدعت سے کیوں ملتے جلتے ہیں، اور خود کیوں ان کے پاس چل کر جاتے ہیں، حالانکہ ان کے مقاطع کا حکم ہے؟ انھوں نے جواب میں فرمایا، کیا کروں وہ بڑے بڑے عہدوں پر ہیں، ان میں سے کوئی حاکم شہر ہے، کوئی قاضی ہے، وہ اپنے عہدوں اور وجاہت کی وجہ سے میرے پاس آنے سے رہے، اب اگر میں بھی ان کے پاس نہ گیا تو حق کیسے ظاہر ہوگا، اور ان کو کیسے معلوم ہوگا کہ اہل سنت کا بھی کوئی مددگار اور دلائل سے ان کے مذہب کو ثابت کرنے والا ہے۔

ان کی ذہنی صلاحیتیں اور علمی کمالات

امام ابوالحسن کو مناظرہ اور بحث واستدلال کا پہلے سے ملکہ تھا، اور یہ ان کا فطری ذوق اور خداداد صلاحیت تھی، مذہب حق کی حمایت کے جذبہ اور تائید الٰہی نے ان کی ان قوتوں اور صلاحیتوں کو اور جلا دیدی وہ اپنے زمانہ کی عقلی سطح سے بلند تھے، اور عقلیات وعلم وکلام میں مجتہدانہ دماغ رکھتے تھے، معتزلہ کے سوالات و اعتراضات کا جواب وہ اس آسانی سے دیتے تھے، جیسے کوئی کہنہ مشق استاد اور ماہر فن، مبتدی طالب علموں کے سوالات کا جواب دیتا ہے، اور ان کو خاموش کر دیتا ہے، ان کے ایک شاگرد ابوعبداللہ بن خفیف اپنی پہلی ملاقات اور ایک مجلس کی کیفیت بیان کرتے ہیں:۔

" میں شیراز سے بصرہ آیا، مجھے ابوالحسن اشعری کی زیارت کا شوق تھا، لوگوں نے مجھے ان کا پتہ دیا، میں آیا، تو وہ ایک مجلس مناظرہ میں تھے، وہاں معتزلہ کی ایک جماعت تھی، اور وہ لوگ گفتگو کر رہے تھے، جب وہ خاموش ہوئے، اور انھوں نے اپنی بات پوری کر لی، تو ابوالحسن اشعری نے گفتگو شروع کی، انھوں نے ایک ایک سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے یہ کہا تھا اور اس کا جواب یہ ہے، تم نے یہ اعتراض کیا تھا، اور اس کا جواب اس طرح ہے، یہاں تک کہ انھوں نے سب کا جواب دے دیا، جب وہ مجلس سے اٹھے تو میں ان کے پیچھے پیچھے چلا، اور ان کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا، انھوں نے فرمایا کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ دیکھتا ہوں کہ آپ کی کتنی زبانیں ہیں، کتنے کان اور کتنی آنکھیں ہیں (کہ آپ سب کی سنتے، سب کی سمجھتے، اور سب کا جواب دیتے ہیں) وہ یہ سن کر ہنس دئے"۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ" آپ کی سب باتیں تو سمجھ میں آئیں، مگر یہ نہ سمجھ سکا کہ آپ ابتداً خاموش کیوں رہتے ہیں۔ اور معتزلہ کو گفتگو کا موقع کیوں دیتے ہیں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ آپ ہی گفتگو کریں، اور اعتراضات کو خود رفع کریں، انھوں نے فرمایا کہ میں ان مسائل و اقوال کو اپنی زبان سے ادا کرنا جائز نہیں سمجھتا، البتہ یہ جب کسی کی زبان سے نکل جائیں تو پھر ان کا جواب دینا، اور ان اقوال کی تردید اہل حق کا فرض ہو جاتا ہے امام ابوالحسن اشعری مجتہد فن اور علم کلام کے بانی تھے ان کے بعد متکلمین ان کی خداداد ذہانت، ان کے کلام کی گہرائی اور ان کی بالغ نظری کے قائل ہیں، قاضی ابوبکر باقلانی سے جس کو ان کے معاصرین نے ان کی فصاحت وحسن تقریر وقوت تحریر کی وجہ سے: لسان الامۃ: کا خطاب دیا تھا کسی نے کہا کہ آپ کا کلام ابوالحسن اشعری کے کلام سے زیادہ بلند اور واضح معلوم ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ میری یہی سعادت ہے کہ میں ابوالحسن کے کلام کو سمجھ لوں۔

علامہ ابو اسحٰق اسفرائنی کا پایہ علم کلام واصول فقہ میں مسلم ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن باہلی (امام ابوالحسن اشعری کے شاگرد) کے سامنے ایسا تھا، جیسے سمندر کے اندر قطرہ اور شیخ ابوالحسن باہلی کہتے تھے کہ میری حیثیت امام ابوالحسن اشعری کے سامنے ایسی تھی، جیسے سمندر کے پہلو میں ایک قطرہ۔ جاری....

(ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت)

مطالعۂ تاریخ: اہمیت، ضرورت، اور تقاضے

ابن سعید نعمانی

سنۃ اللہ فی الارض کے مطابق اس بوقلمونی دنیا میں اسباب وعلل اور اسرار وحکم کا ایک باقاعدہ نظام ہے؛ جس میں ہر حادثہ کسی سابقہ حادثہ کا اثر اور ہر واقعہ کسی آئندہ واقعہ کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے ، چنانچہ جو حالات وواقعات بقید وقت لکھے جاتے ہیں ان کو ''تاریخ'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، مشہور مؤرخ علامہ ابن خلدونؒ اپنے مقدمہ میں ''تاریخ'' کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں ''تاریخ دنیا کے تمام علوم وفنون کا سرچشمہ اور گزرے ہوئے زمانے کا ایسا آئینہ ہے جس میں بزرگانِ سلف کے حالات ، انبیائے کرام کی سیرتیں ، حکمرانوں اور بادشاہوں کا طرز جہاں بانی و جہاں گیری ، اقوام عالم کا طرز تمدن اور معلومات عامہ کو دیکھا جاسکتا ہے''۔(تلخیص مقدمہ ابن خلدون)

مطالعہ تاریخ کی اہمیت وضرورت:

قوموں کی زندگی میں تاریخ کی اہمیت اور اس کی قدر وقیمت وہی ہے؛ جو فرد واحد کی زندگی میں اس کے حافظہ اور یادداشت کی ہوتی ہے جس طرح ایک شخص کی یادداشت اس کی سوچ، شخصیت، کردار، افکار اور نظریات پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح ایک قوم کی اجتماعی زندگی اور مجموعی طرز ہائے عمل پر سب سے گہرا اثر اس کی تاریخ کا ہوتا ہے، تاریخ ہی کے ذریعہ قوموں کے مدوجزر، عروج وزوال اور ترقی وانحطاط کی راہیں متعین ہوتی ہیں، اسی سے امم سابقہ کی لغزشوں، کوتاہیوں، کمزوریوں اور غلطیوں کا پتہ چلتا ہے اور ان کے اسباب ووجوہ معلوم ہوتے ہیں ، تاریخ کا مطالعہ دلوں میں ندامت وشرمندگی کا احساس پیدا کرتا ہے اور اقوام وملل کو اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ کسی بھی لمحہ ان کی مجرمانہ غفلت وکوتاہی ان کو اوج ثریا سے تحت الثری تک پہونچا سکتی ہے، مطالعۂ تاریخ ہی کے ذریعہ ارادوں میں استواری ، حوصلوں میں بلندی اور عزائم میں پختگی پیدا ہوتی ہے، گم کردہ راہوں کو دانائی، بصیرت، دوراندیشی اور عزم واحتیاط کا درس ملتا ہے، تاریخ کا طالب علم ہر آن اور ہر لحظہ اپنے آپ کو انبیاء ورسل، اولیاء وامراء اور فاتحین وعلماء کی مجلسوں میں محسوس کرتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ہر زندہ اور باشعور قوم اپنی تاریخ رقم کرنے اس کو محفوظ رکھنے اور ممکنہ حد تک اس کی تبلیغ واشاعت کرنے کی پوری سعی وکوشش کرتی ہے، تاریخ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے ہے کہ وہ کلام مقدس جو رشد وہدایت کا علم بردار، راہِ حق اور صراط مستقیم کا حقیقی معیار ہے اس کتاب الٰہی کا ورق ورق امم ماضیہ کے تذکروں، سلاطین ِعالم کی گمراہیوں اور غافل قوموں کی بے اعتدالیوں سے بھرا پڑا ہے ، چنانچہ مفسرین کرام نے جب قرآن مجید کے مجموعی مضامین اور ما بہ الاشتراک موضوعات کا احاطہ کیا تو علم التذکیر بایام اللہ کو بھی نہایت اہمیت کے ساتھ جلی عنوان کے تحت ذکر کیا جس میں قوم نوح، قوم لوط، قوم عاد، اور قوم ثمود کا مفصل تذکرہ اور ان کے عاقبت وانجام کو بیان کیا گیا پھر ان فی ذلک لآیات لقوم یسمعون، ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشی اور ان فی ذلک لآیات لاولی الالباب جیسی آیتوں کے ذریعہ امت محمدیہ کو عبرت وموعظت کا درس دیا گیا۔

آغاز تاریخ:

نزول قِرآن سے قبل علم یقینی کے حصول اور اخبار صادقہ تک رسائی کے جتنے ذرائع تھے وہ سب یا تو منقطع اور مقطوع تھے یا پھر موہوم ومشکوک ، البتہ یونانیوں اور رومیوں کے دور بالخصوص سکندر اعظم کی فتوحات سے تاریخ کا وہ حصہ شروع ہوتا ہے جس نے دنیا کے اکثر ملکوں کے حالات کو اس طرح ہمارے سامنے پیش کیا کہ سلسلہ کو درمیان سے منقطع ہونے کی نوبت بہت کم آئی مگر حقیقی معنیٰ میں تاریخ کی ابتدا اور اس کا زریں نقطۂ آغاز، نزول قرآن سے ہوا جس کے نتیجہ میں ساری تہذیبیں عربی تہذیب کے آگے سرنگوں ہوگئیں، اور فن تاریخ کو علم کے درجہ تک پہنچانے کا وہ عظیم الشان کارنامہ وقوع پذیر ہوا؛ جو سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے ، تدوین حدیث اور ترتیب اسماء الرجال کے علاوہ مسلم مؤرخین نے اپنی صاف وشفاف تاریخ کی بنیاد صحتِ روایت اور صدقِ واقعہ پر رکھی جو ہر طرح کی فرضی روایات ، افسانوی حکایات ، اور من گھڑت واقعات سے پاک اور بے غبار ہے۔ الا ماشاء اللہ

تاریخ عصر حاضر کے تناظر میں:

کسی بھی قوم کی کمزور تاریخ یا پھر اپنی عظیم تاریخ کا کمزور شعور تخلیقی صلاحیتوں کو مردہ اور سارے نظام اقدار وخیالات کو تباہ وبرباد کردیتا ہے، اور اقوام عالم میں صرف مسلم قوم ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ تمام قوموں میں سب سے زیادہ روشن تاریخ اور شاندار ماضی رکھتی ہے، اور یہ ایسی ناقابل انکار حقیقت ہے جس کا غیروں نے بھی کھل کر اعتراف کیا ہے؛ مگر حیف صد حیف کہ مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی جو کسی درجہ میں بیدار اور ہوشیار کہا جاسکتا ہے اپنے درخشاں ماضی سے غافل اور اپنی تابناک تاریخ سے لا پرواہ نظر آتا ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ آج عالمی سطح پر دانشوران مغرب یہ باور کرا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی اپنی کوئی تاریخ نہیں، صفحۂ ہستی پر ان کا کوئی ذاتی وجود نہیں، سینۂ گیتی پر ان کی حیثیت حرف غلط کے مانند بھی نہیں، ان کی تاریخ کا ورق ورق ظلم وستم ، جنگ وجدال اور تشدد وانتہا پسندی سے عبارت ہے جن کا مقصد بزور شمشیر اپنے مذہب کا پرچار اور اپنے اسلام کا نفاذ ہے؛ اسی بناء پر انہوں نے آپ ﷺ کی شخصیت کو مجروح کیا، حضرت عمر فاروقؓ پر اعتراضات کئے، محمد بن قاسم کو ڈاکو اور لٹیرا ثابت کیا محمود غزنوی ، صلاح الدین ایوبیؒ ، اور اورنگ زیب عالمگیرؒ جیسے منصف حکمرانوں کو ظالم اور غاصب جیسے القاب سے نوازا ، جو علمائے مغرب کی مادی تربیت ، مذہبی عصبیت اور مغربی قومیت کا عظیم شاخسانہ ہے ، اور ہم مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت اور دنیائے اسلام کے لئے زبردست چیلنج ہے۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اور آج بھی ساری دنیا میں مسلمانوں کی تقریبا (٦٠) حکومتیں ہیں ان میں اور دیگر ملکوں میں آباد مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے متجاوز ہے ؛ علاوہ ازیں انفرادی قوت اور متعدد قدرتی وسائل کے اعتبار سے بھی مسلمان سب پر غالب اور نمایاں ہیں پھر ان کا جغرافیائی محل وقوع بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے ان سب کے باوجود مسلم ممالک کی حیثیت صفر سے زیادہ نہیں، وہ ایک تودۂ خاک ہیں جو کسی طوفان کا مقابلہ نہیں کرسکتے ، وہ ایک چراغ رہ گزر ہیں جو بادِ نسیم کو تک برداشت نہیں کرسکتے ، وہ پرتموج بحر عمیق میں ہچکولے کھاتا ہوا جہاز ہے جس کے ساتھ پانی کی معمولی لہریں بھی اٹھکیلیاں کررہی ہیں، وہ ایک گدائے بے نوا اور مسافر گم راہ ہیں جسے منزل کی خبر ہے نہ راستے کا شعور۔

قارئین کرام:

یہ حقائق ہیں گو تلخ ہیں یہ واقعات ہیں گو کڑوے ہیں ؛ مگر ہماری مذکورہ حالت زار ''عیاں راچہ بیاں'' کی مصداق محتاج وضاحت نہیں۔

کیا وہ یہی مسلماں ہیں جنہوں نے بدر واحد کے معرکے سر کئے ؟ قیصر وکسریٰ جیسی عظیم الشان سلطنتوں کو زیر نگیں کیا؟ چہار دانگ عالم پر اپنی عظمت ورفعت اور شوکت وسطوت کے پرچم لہرائے؟ آج اس کے برعکس ایسا کیوں ہے کہ ان کا خون مانند آب ارزاں ہوچکا ہے؟ انہیں گاجر مولی کی طرح بے دریغ کاٹا جارہا ہے؟ ایک ایک مسلم ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی ہے۔

حالی مرحوم نے اس پر یوں مرثیہ خوانی کی ہے:

یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے
بھنور میں جہاز آکے جس کا گھرا ہے

کنارہ ہے دور اور طوفاں بپا ہے
گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے

نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہل کشتی

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

نحوست پس وپیش منڈلا رہی ہے
چپ وراست سے یہ صدا آرہی ہے

کہ کل کون تھے آج کیا ہوگئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سوگئے تم